صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 30 جولائی 2024ء بمطابق 23 محرم 1446 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ O فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ O یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ O فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ O فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَکَانَتْ وَرْدَةً کَالدِّهَانِ ۚ O فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ O فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۚ O فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔

(ترجمہ): اے گروہ جن وانس، اگر تم زمین اور آسمانوں کی سرحدوں سے نکل کر بھاگ سکتے ہو تو بھاگ دیکھو نہیں بھاگ سکتے اس کے لئے بڑا زور چاہیئے۔ اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو تم جھٹلاؤ گے؟ (بھاگنے کی کوشش کرو گے) تو تم پر آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا جس کا تم مقابلہ نہ کر سکو گے۔ اے جن وانس، تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کا انکار کرو گے؟ پھر (کیا بنے گی اس وقت) جب آسمان پھٹے گا اور لال چمڑے کی طرح سرخ ہو جائے گا۔ اے جن وانس (اس وقت) تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اس روز کسی انسان اور کسی جن سے اس کا گناہ پوچھنے کی ضرورت نہ ہو گی۔ پھر (دیکھ لیا جائے گا کہ) تم دونوں گروہ اپنے رب کے کن کن احسانات کا انکار کرتے ہو۔ و آخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ میں گیلری میں بیٹھے ہوئے Youth leaders پارلیمنٹ کے نوجوان بچے اور بچیوں کو اس ہاؤس میں خوش آمدید کہتا ہوں۔

(تالیاں)

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: Questions` Hour: Question No. 260, Ms. Shehla Bano, MPA.

* 260 _ محترمہ شہلا بانو: کیا وزیر ٹیکنکل ایجوکیشن ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا میں نوجوانوں کو بے روزگاری سے بچانے کیلئے ٹیکنکل سکولوں میں تعلیم کے ساتھ ٹریننگ دی جاتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت، تجارت اور فنی تعلیم): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا میں نوجوانوں کو بے روزگاری سے بچانے کیلئے ٹیکنکل اینڈ ووکیشنل ٹریننگ دی جاتی ہے۔اس مقصد کے لئے حکومت خیبر پختونخوا نے ٹیکنکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (KP-TEVTA) قائم کی ہے۔KP TEVTA کے مندرجہ ذیل اداروں میں طلباء وطالبات کو مختلف شعبوں میں فنی تعلیم اور ہنر سکھایا جارہا ہے۔

Name of Institutes	No	Enrollment	Level of Courses				
			level	duration	% Theory	% Practical	Technology/Trade
Govt: College of Tech(GCTs)	10	468	B.Tech Diploma	04 Years 03 Years	70	30	• Civil • Electrical • Mechanical
Govt: Polytechnic Institute (Boys)	24	15269	Diploma	03 Years	60	40	• Civil • Electrical • Mechanical • Petrochemical • Telecom • Petroleum • Mining • Mechatronics • electronics
Govt: Polytechnic Institute (Women)	03	290	Diploma	03 Years	60	40	• Architecture • Dress making and designing • Fashion designing • Computer information technology • Electronics
Govt: Tech: Vocational Centers (Boys)	49	16129	Short Courses	03, 06 months to one year	20	80	More than 50 trades offered in below sectors
Govt: Tech: Vocational Centers (Women)	21	8283			20	80	• Construction • Hospitality • Services • Textile • LT • Renewable Energy • Logistics

							• Mines and Minerals • Allied Health/ Paramedics
Total	107	40,399					

اس کے علاوہ KP-TEVTA نے پیشگی سیکھنے کی شناخت(Recognition of Prior Learning Program) متعارف کرایا ہے۔اس پروگرام کے تحت ماہر کارکنوں کو بنیادی تربیت فراہم کرنے کے بعد سرٹیفکیٹ جاری کیا جاتا ہے جوان کی موجودہ مہارتوں اور صلاحیتوں کو تسلیم کرتا ہے۔اب تک RPL3223 سرٹیفکیٹ جاری کئے جا چکے ہیں، تاہم محکمہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن نے بھی اپنے سکولوں میں طلباء طالبات کو مختلف پیشوں میں ہنر سکھانے کیلئے منصوبہ تیار کیا ہوا ہے جس کی تفصیل متعلقہ محکمہ سے لی جاتی سکتی ہے۔

محترمہ شہلا بانو: شکریہ جناب سپیکر، منسٹر صاحب نے مجھے بہت ڈیٹیل سے میرے سوالوں کے جواب دیئے ہیں، توان میں سوالوں کی Accuracy بھی ہے، تو میرا اب اس پہ کوئی سوال نہیں بنتا کہ انہوں نے مجھے ڈیٹیل دے دی ہے اس سوال کی جو میں نے پوچھا تھا۔

Mr. Speaker: Question No. 268, Ms. Shehla Bano, MPA.

* 268 _ محترمہ شہلا بانو: کیا وزیر ٹیکنکل ایجوکیشن ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) خیبر پختونخوا میں نوجوانوں کیلئے ٹیکنکل ایجوکیشن اداروں کی تعداد اور اس میں اساتذہ کی تعداد کتنی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) کیا ٹیکنکل ایجوکیشن کی مانیٹرنگ کا کوئی نظام ہے، طالب علموں کو ان کی صلاحیت اور قابلیت کے مطابق مہارت دی جاتی ہے، تفصیل فرام کی جائے؛

(ج) کیا نوجوانوں کو ان کے جاری پیشوں میں زیادہ مہارت حاصل کرنے کیلئے کوئی طریقہ کار ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت، تجارت اور ٹیکنکل ایجوکیشن): (الف) خیبر پختونخوا میں نوجوانوں کیلئے ٹیکنکل ایجوکیشن فراہم کرنے کیلئے اداروں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

نمبر	ادارے کا نام	تعداد	لیول آف کورسز
1	گورنمنٹ کالجز آف ٹیکنالوجی	10	(1) تین سالہ ڈپلومہ (2) چار سالہ ڈگری کورسز
2	گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ (بوائز)	24	تین سالہ ڈپلومہ
3	گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ (خواتین)	03	تین سالہ ڈپلومہ
4	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ سنٹر (بوائز)	47	تین، چھ مہینے اور یک سالہ شارٹ کورسز

5	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ سنٹر (خواتین)	21	تین، چھ مہینے اور یک سالہ شارٹ کورسز
6	گورنمنٹ ایڈوانس ٹیکنکل ٹریننگ سنٹر (بوائز)	01	چھ مہینے اور یک سالہ کورسز
7	گورنمنٹ ٹیکنکل ٹیچر ٹریننگ کالج	01	تین اور چھ مہینے سٹاف ٹریننگ کورسز
	ٹوٹل	107	

ان اداروں میں 40,399 طلباء وطالبات مختلف پیشوں میں زیر تعلیم ہیں۔ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

مزید یہ کہ KP TEVTA کے تین ادارے Internationally accredited ہیں جبکہ 83 ادارے Nationally accredited ہیں۔ ان اداروں بشمول KP TEVTA کے ہیڈ آفس میں تمام ملازمین (سول اور پبلک سرونٹس) کی تعداد 3614 ہے جن میں اساتذہ کی تعداد 1127 کے قریب ہے جو کہ اکیڈمک سیشن کے دوران Contingent ملازمین کی وجہ سے 50 سے 100 تک اضافہ ضرورت کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ب) جی ہاں، ٹیکنکل ایجوکیشن میں مانیٹرنگ کا نظام موجود ہے لیکن اب تک یہ Traditional طریقے سے کام سرانجام دے رہا تھا۔ موجودہ حکومت مانیٹرنگ کا نظام Digitize کرنے جا رہی ہے۔ اب تک 70% کام مکمل ہو چکا ہے جس میں اداروں کی کارکردگی کو ایک منظور شدہ طریقہ کار کے مطابق جانچا جاتا ہے اور اداروں کی مانیٹرنگ کیلئے ہیڈ آفس میں مانیٹرنگ ونگ قائم کیا گیا ہے جس میں پیشہ ور عملہ موجود ہے۔ اداروں کی مانیٹرنگ کیلئے Online سہولت بھی موجود ہے۔ KP TEVTA ہر سال مانیٹرنگ کی بنیاد پر اداروں کی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ شائع کرتا ہے۔ اداروں کی مانیٹرنگ کے دوران مختلف پہلوؤں کو مدنظر رکھا جاتا ہے، ان کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔

(ج) خیبر پختونخوا ٹیکنکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (KP-TEVTA) کے مختلف اداروں میں Competency based training مہیا کی جاتی ہے۔ طلباء کو مزید مہارت کیلئے ان اداروں کی نیشنل اور انٹرنیشنل لیول پر Accreditation کے لئے مختلف اداروں کے ساتھ کوششیں جاری ہیں۔

مزید برآں ان طلباء کو مختلف مقامی انڈسٹریز میں دو تین مہینے On the job training کی سہولت فراہم کی جاتی ہے تاکہ طلباء وطالبات کی Practical skills کو بہتر کیا سکے۔

محترمہ شہلا بانو: ہاں جی، اس پہ بھی سپیکر صاحب، Same ہی ہے۔ انہوں نے مجھے کافی ڈیٹیلز دی ہیں، ڈیٹا میرے پاس ہے جو دیا ہے انہوں نے مجھے، تو میرا اس پہ کوئی سوال نہیں ہے، یہ Almost انہوں نے مجھے Accuracy کے ساتھ ڈیٹا فراہم کیا ہے، تو میرا اس پہ سوال نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Question No. 186, Mr. Ahmad Kundi, MPA.

ارباب محمد عثمان خان: وہ آرہے ہیں۔

جناب سپیکر: Premises میں ہیں، Premises کے اندر ہیں؟

ارباب محمد عثمان خان: جی سر، ہیں۔

Mr. Speaker: Question No. 186, Mr. Ahmad Kundi, MPA.

* 186 _ جناب احمد کنڈی: کیاوزیر لیبر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں خشت بھٹیاں موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان بھٹیوں میں مزدور بھی کام کرتے ہیں؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) صوبے میں بھٹہ خشت کی تعداد کتنی ہے؛

(ii) ان بھٹیوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد کتنی ہے اور یہ مزدور ورکرز ویلفیئر بورڈ کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں کہ نہیں؛

(iii) ان بھٹیوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو حکومت کی جانب سے کون سی مراعات ملتی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب فضل شکور خان (وزیر برائے محنت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) ابھی تک بھٹہ خشت کی صحیح تعداد کیلئے سرکاری سطح پر کوئی سروے نہیں ہوا، تاہم بھٹہ خشت ایسوسی ایشن کے مطابق صوبہ بھر میں بھٹہ خشت کی تعداد تقریباً 1055 ہے جس میں 67480 کے لگ بھگ مزدور کام کرتے ہیں۔

صوبہ بھر میں 186 بھٹہ خشت سوشل سیکیورٹی کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں۔ ان بھٹہ خشت میں 6113 مزدور کام کر رہے ہیں۔ بھٹیوں میں کام کرنے والے مزدور ورکرز ویلفیئر بورڈ خیبر پختونخوا کے ساتھ رجسٹرڈ نہیں ہیں۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ان مزدوروں کی رجسٹریشن ایمپلائز سوشل سیکیورٹی انسٹیٹیوشن (ESSI) کے ساتھ ہوتی ہے۔

ادارہ ہذا نے ان بھٹہ خشت مالکان کو بار بار متنبہ کیا ہے کہ وہ اپنے مزدوروں کو ایمپلائز سوشل سیکیورٹی کے ساتھ رجسٹرڈ کریں اور 06 فی صد کے حساب سے ادارہ ہذا کو Contribution جمع کریں تاکہ ان کو بلا معاوضہ علاج معالجہ اور دیگر مالی فوائد فراہم کئے جا سکیں۔ اس سلسلے میں ان کے ساتھ ادارہ ہذا کے افسران کے کئی اجلاس بھی منعقد ہو چکے ہیں مگر بھٹہ خشت مالکان نہ اپنے ورکروں کو ادارے کے ساتھ رجسٹرڈ کرتے ہیں اور نہ ہی ادارے کو Contribution جمع کرتے ہیں۔ بھٹہ خشت مالکان کی جانب سے مسلسل انکار کے بعد ان کے خلاف سوشل سیکیورٹی ایکٹ 2021 کے تحت کارروائی کی گئی۔ مزید یہ کہ 178-B/2019 کے عنوان سے پشاور ہائی کورٹ بنوں بنچ میں گل تیاز خان بنام حکومت خیبر پختونخوا پٹیشن زیر التواء ہے۔ مذکورہ رٹ پٹیشن میں ایمپلائز سوشل سیکیورٹی انسٹیٹیوشن کی جانب سے Comments بھی جمع کئے جا چکے ہیں۔

چونکہ بھٹہ خشت کی جانب سے ہائی کورٹ بنوں بنچ میں Writ petition زیر التواء ہے جس کی وجہ سے ادارہ ہذا مزید بھٹہ خشت اور ان بھٹہ خشت میں کام کرنے والے مزدوروں کو رجسٹرڈ کرنے سے قاصر ہے۔

جوں ہی عدالت کا فیصلہ آتا ہے، ادارہ ہذا صوبہ بھر میں تمام بھٹہ خشت کا سروے کر کے ان میں کام کرنے والے مزدوروں اور ان کے زیر کفالت افراد کو سوشل سیکیورٹی انسٹیٹیوشن کے ساتھ رجسٹرڈ کرے گا۔

جناب احمد کنڈی: یہ بھٹہ خشت والا جو سوال ہے۔ سر، اس پہ میرا جو سوال ہے، وہ یہی ہے جو خیبر پختونخوا میں جو ہمارے یہ اینٹوں کے جو بھٹے ہیں، ان کی تعداد اور اس حوالے سے جو مزدور ہیں کیونکہ وہ کافی Suffer کرتے ہیں، ابھی بھی آپ گرمیوں میں دیکھ لیں، اس موسم میں بھی وہ اپنی اینٹوں کو بنانے کیلئے وہاں پہ کام کرتے ہیں۔ ان کا مسئلہ یہ ہے، یہ جو ہمارے ورکرز ویلفیئر بورڈ ز ہیں ان کے ساتھ رجسٹرڈ نہیں ہیں، اگر آپ نے جواب میں دیکھا ہو تو انہوں نے کہا ہے کہ ہمیں مکمل تعداد کا Exact پتہ نہیں ہے، تو میری گزارش یہ ہے، یہ کوئی اتنا مشکل کام نہیں ہے، اگر یہ آپ ان کی تعداد کا تعین کر سکتے ہیں، اگر آپ ڈیپارٹمنٹ کو تھوڑا سا Stress کریں، یہ ان کی ڈیوٹی بھی ہے، تو میری گزارش یہی ہے کہ بھٹوں کی تعداد بھی آپ صحیح کر لیں، ان میں جو مزدور ہیں اور ان کو ورکر ویلفیئر بورڈ کے ساتھ رجسٹرڈ کریں تاکہ ان کو وہ مراعات مل سکیں جو مزدوروں کو ملتی ہیں، میری صرف یہی گزارش ہے۔

Mr. Speaker: Honorable Minister for Labour.

جناب فضل شکور خان (وزیر برائے محنت): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ سر، انہوں نے صحیح Point out کیا ہے، تھوڑی سی ہماری بھی کمزوریاں ہیں کہ ہم نے ان کی تعداد پورے طریقے سے ڈیپارٹمنٹ نے ان کو ان کے نمبر کا پتہ نہیں چلایا لیکن ابھی ہماری ایک اے ڈی پی سکیم منظور ہے، ان شاءاللہ اس Financial year میں ہم یہ ساری جو ہیں، ان کی تعداد کا پورا ریکارڈ پیش کریں گے، ہم جمع کریں گے اور اس میں ہمیں پھر پتہ بھی لگ جائے گا کہ اس میں لیبر کتنی ہے؟ تو یہ سارا کیس ان شاءاللہ تعالیٰ ہم کریں گے۔ دوسرا یہ جو ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر محترم، آپ کے ہر ضلع کے اندر لیبر آفیسر موجود ہے؟

وزیر برائے محنت: جی سر۔

جناب سپیکر: تو یہ اتنی لمبی Practice نہیں ہے، اس پہ کوئی Time frame دیں، اتنی لمبی Practice تو نہیں ہے کہ ایک آدمی اپنے ضلع کے بھٹے بہت کم ٹائم میں۔۔۔۔

وزیر محنت: سر، ان شاءاللہ آپ کی بات ٹھیک ہے، اصل میں اس میں جو Merged areas ہیں، وہاں پہ سیکیورٹی کے Point of view سے بھی ذرا سا ایشو ہے اور وہ جگہ Far flung areas میں جو اس طرح ہے، اس کی وجہ سے ذرا سا ایشو ہے Otherwise ان شاءاللہ تعالیٰ اس Financial year میں یہ کام ہم Complete کریں گے۔

جناب سپیکر: جناب احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، میری بالکل یہی گزارش ہے، فضل شکور صاحب کافی Dynamic ہیں تو جس طرح آپ نے کہا ہے کہ Time frame رکھ لیں کیونکہ میرا اگلا سوال کا حصہ یہ ہے کہ اس میں کتنے مزدوروں کو حکومت کی مراعات ملتی ہیں؟ اس پہ بھی

تھوڑی سی خاموشی ہے، تو اگر یہ Time frame ہمیں بتادیں، بالکل ہم ان کے ساتھ یہ تعاون کرتے ہیں لیکن Time frame میں، گورنمنٹ یہ Stress کرے اپنے ڈیپارٹمنٹس کو، جوان کی تعداد، تاکہ مزدوروں کو جو مراعات ملتی ہیں، ہم کہتے ہیں کہ وہ ملیں تاکہ وہ ان کی نیک نامی کا سبب بنے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب وزیر محنت۔

وزیر محنت: سر، اصل میں یہ جو بھٹے ہیں، یہ ہمارے ساتھ رجسٹرڈ نہیں ہیں Under factory law وہ اپنے آپ کو رجسٹرڈ نہیں کراتے، یہ ایک ایشو ہے اور اس وجہ سے جب ہم نے ان کے ساتھ رابطے کئے تو پھر یہ سرکاری طور پر ہم نے جب ان کے ساتھ کئے تو پھر یہ ہائی کورٹ میں گئے ہوئے ہیں، انہوں نے Stay بھی لیا ہوا ہے، تو اس وجہ سے ذرا سا ایشو ہے Otherwise ہم خود چاہتے ہیں کہ یہ ہمارے ساتھ ویلفیئر بورڈ میں رجسٹرڈ ہوں، ان کو تب تک مراعات نہیں ملیں گی جب تک یہ جو ہیں ہمارے Factory laws، کیونکہ یہ Tax net میں نہیں آتے اور ESSI کے ساتھ جو بھی رجسٹرڈ ہیں، ان کا تقریباً ڈیٹا یہاں پر موجود ہے کہ 186 بھٹے جو ہیں وہ رجسٹرڈ ہیں ESSI کے ساتھ، تو ان کو جو ہم وہاں پہ جو سہولیات دیتے ہیں وہ Medical benefit, sickness benefit, injury benefit ہیں، اور عدت Benefit ہے، یہ Disability pension ہے، وہ ساری ہم دے رہے ہیں جو ESSI کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں۔

جناب سپیکر: کنڈی صاحب، ٹھیک ہے۔ کوسچن نمبر 188، مسٹر احمد کنڈی، ایم پی اے۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اسی پہ سپلیمنٹری ہے آپ کا؟

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جی ہاں۔

جناب سپیکر: یہ آپ دیر سے بولی ہیں ایم پی اے صاحبہ، نہیں تو آپ Within time بولا کریں ناں، میں اب اگلے کوسچن پہ چلا گیا، تو بہر حال آپ لے لیں، سپلیمنٹری لیں۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: سر، منسٹر صاحب نے کہا کہ لیبر ڈیپارٹمنٹ کے پاس ڈیٹا نہیں ہے لیکن بھٹہ خشت میں اگر دیکھیں تو بچے بہت مزدوری کرتے ہیں، تو اس کا ڈیٹا، Child labour کا جو Law بھی ہے، اس کے باوجود کمیشن بھی بنا ہوا ہے بچوں کا، تو کیا ان کا کوئی سروے موجود ہے کہ وہاں پر بچوں کی تعداد کتنی ہے جو وہاں پہ کام کرتے ہیں؟

Mr. Speaker: Honorable Minister for Labour

وزیر محنت: سر، میں ریکویسٹ کروں گا کہ یہ فریش کوسچن بنتا ہے، تو اگر یہ فریش کوسچن لے آئیں تو ہم ساری ڈیٹیلز ان کو دے دیں گے، اس وقت میرے پاس۔۔۔

جناب سپیکر: یہ اس کا کوسچن اس کوسچن سے باہر ہے؟

وزیر محنت: جی سر، اس سے باہر ہے، فریش کوسچن لے آئیں۔

جناب سپیکر: آپ ایم پی اے صاحبہ، نیا کوئسچن لے آئیں، ٹھیک ہے جی۔ کوئسچن نمبر 188، جناب احمد کنڈی، ایم پی اے۔

*_188 Mr. Ahmad Kundi: Will the Minister for Environment and Wildlife be pleased to state that:

(a) Is it true that every year the government issues hunting licenses to the hunters of the province;

(b) If the reply is in affirmative then:-

(i) How many hunters applied for hunting licenses in 2019;

(ii) How many hunting licenses have been issued to the hunters; and

(iii) How much fee collected from them, detail may be provided?

Mr. Ali Amin Khan (Chief Minister) (Replied by Minister for Law): (a) Yes, it is true that Khyber Pakhtunkhwa Wildlife Department issues various hunting licenses to hunters and outfitters every year.

(b) (i) (a) 6482 number of hunters have applied for small game shooting licenses in the shooting season, 2019.

(b) 11 number of local and foreign hunters applied for big game shooting licenses.

(ii) (a) 6482 number of small game shooting licenses have been issued to various hunters throughout the province in the shooting season, 2019.

(bi) 11 number of big game shooting licenses have been issued to various local and foreign hunters in the shooting season, 2019.

(iii) (a) Rs. 12,964,000/- have been received from 6482 number of small game shooting licenses in the shooting season, 2019.

(b) Rs. 1,87000/- have been received from 11 number of big game shooting licenses in the

shooting season, 2019.

جناب احمد کنڈی: سر، میرا سوال منسٹر انوائرونمنٹ /وائلڈ لائف سے کہ Is it true that every year the government issues hunting licenses to the hunters of the province. اور اس کے ساتھ جزوی سوالات بھی ہیں تاکہ ہمارے یہاں پہ کافی شوقین لوگ ہیں، ہمارے پچھلے قائد ایوان محمود خان صاحب، وہ بھی شکار کے بڑے شوقین تھے لیکن کوئی Gaming کے رولز اور وہ چیزیں جو ہیں Properly defined نہیں ہیں، خاص کر اگر آپ یہ دیکھیں، انہوں نے جواب دیا ہے جو ہمارے Big game shooting licenses ہیں، اس میں سے ہمیں ایک لاکھ 87 ہزار، حالانکہ یہاں پہ Foreigners آتے ہیں شکار کھیلنے کے لئے، Ibex کا، اور بڑے بڑے، تو میری گزارش یہی ہے کہ اس پہ انہوں نے 2019 کی جو ڈیٹیل ہے وہ Properly ساری ڈیٹیل نہیں دی، خیر ہے میں یہ نہیں کہتا کہ اس کو آپ کمیٹی میں بھیجیں یا کوئی ان کو بے توقیر کرنے کے لئے، لیکن ہم کہتے ہیں کہ ہماری Hunting کے اوپر کوئی Proper policy ہونی چاہیئے، بہت سارے ہمارے شوقین ہیں لیکن ان کو Process کی سمجھ نہیں ہوتی، کوئی Proper ایک One window نہیں ہے، تو میری گزارش یہی ہو گی اپنے انوائرمنٹ منسٹر سے، غالباً پتہ نہیں اب کون ہے انوائرمنٹ منسٹر؟ پہلے تو فضل حکیم صاحب تھے، شاید ابھی سی ایم صاحب کے پاس ہے، تو سی ایم صاحب خود بھی میرے خیال میں شکار کے کافی شوقین ہیں، مختلف قسم کے، تو وہ میں یہ چاہ رہا ہوں کہ Hunting کے اوپر گورنمنٹ کی کوئی پالیسی ہے یا نہیں ہے؟ یہ جو فیسیں ہیں تاکہ Foreigners آتے ہیں تو وہ تو اتنی آپ کی Formalities میں نہیں پڑتے، وہ تو شکار کے شوقین لوگ ہوتے ہیں، وہ چاہتے ہیں جو کوئی فیس Proper لی ایک جگہ پہ، One window پہ ہم جمع کریں اور ہم جائیں، تو کیا گورنمنٹ کی اس کے بارے میں کیا پالیسی ہے، یہ Hunting کے حوالے سے؟ شکریہ۔

جناب سپیکر: منسٹر لاء اگر فضل حکیم صاحب اس کا جواب دینا چاہیں تو وہ بھی۔

جناب احمد کنڈی: ہاں، ان کا تجربہ بہت ہے، ابھی تو ان کا، یو ور شو دہ کنہ-----

(قہقہے اور تالیاں)

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): بہت شکریہ جناب سپیکر۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

جناب فضل حکیم خان یوسفزئی (وزیر لائیو سٹاک، فشریز، اور کوآپریٹیو): زہ ور کومہ۔

جناب احمد کنڈی: تہ خو ہسہ ھم زو ښکاری یمنہ۔

جناب سپیکر: جناب، یہ جو انہوں نے کوسچن کیا ہے۔

وزیر قانون: جناب سپیکر، کوسچن کے مطابق تو جواب ان کو دیا گیا ہے لیکن یہ Policy matters discuss کر رہے تھے، تو وہ چونکہ منسٹری ابھی چیف منسٹر صاحب کے پاس ہے تو ان سے ڈسکس کر لیں گے اور ظاہری بات ہے کہ وہ خود بھی شکاری ہے، تو اس لیول پہ ایک Proper policy devise کی جائے گی تاکہ اس سے خاطر خواہ ریونیو ہمارا بڑھے۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے کنڈی صاحب، یہ وزیر محترم سی ایم صاحب سے اس کو ڈسکس کر لیں گے اور اس پہ کوئی واضح پالیسی سامنے آجائے گی۔ کوئسچن نمبر195، مسٹر احمد کنڈی، ایم پی اے۔

* 195 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر آبکاری و محاصل از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں تمباکو کاشت کرنے والے اضلاع موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں موجود ہو تو سال 2020 سے 2021 تک مذکورہ اضلاع کو ٹوبیکو ڈیویلپمنٹ سیس کی مد میں کتنا کتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے، اس کی سالانہ تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

جناب خلیق الرحمان (وزیر آبکاری و محاصل): (الف) جی ہاں۔

(ب) تمباکو ڈیویلپمنٹ سیس کے فنڈز محکمہ خزانہ کے ذریعے اضلاع کو فراہم کئے جاتے ہیں اس لئے متعلقہ محکمے سے تفصیلات حاصل کی جائیں۔

جناب احمد کنڈی: سر، یہ ایکسائز منسٹر سے سوال تھا، آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں تمباکو کاشت کرنے والے اضلاع موجود ہیں؟ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2020 سے 2021 تک مذکورہ ٹوبیکو ڈیویلپمنٹ سیس میں کتنا؟ تو اس کی ڈیٹیل تو انہوں نے خیر دی ہوئی ہے جو فنانس، حالانکہ اتنا مشکل نہیں تھا اگر یہ ہمیں دے دیتے، ٹوبیکو تو اس صوبے کا ایک بہت بڑا ریونیو کا ذریعہ ہے جس کے اوپر ہماری ایک بہت بڑی جنگ چل رہی ہے فیڈرل کے ساتھ، ٹوبیکو کو ٹوبیکو بورڈ کے نیچے نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اس صوبے کے پاس ہونا چاہیئے۔ میری یہ بھی گزارش ہوگی حکومت سے، جو اس کو آپ CCI میں لے کر آئیں جو کہ Ninety days میں Mandatory ہوتی ہے اس کی میٹنگ، لیکن ہمارے صوبے میں کسی نے اتنی زحمت نہیں کی اور اس کی میٹنگ 90 دن میں نہیں ہوئی، یہ آئینی خلاف ورزی ہے، چیف منسٹر کو اور کیبنٹ کو چاہیئے کہ CCI کی میٹنگ Call کریں، سب سے Important issues CCI میں خیبر پختونخوا کے ہیں اور اس میں ٹوبیکو ایک اہم ایشو ہے، تو میری گزارش بھی یہی ہوگی اس کے اوپر یہ مقدمہ Frame کریں کہ ٹوبیکو کو ٹوبیکو بورڈ سے لے کر آپ اپنے صوبے میں لائیں، کم از کم ایک سو ارب روپے فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی ٹوبیکو میں Divisible pool میں جا رہی ہے۔ اس میں میری گزارش یہ ہے کہ ٹوبیکو جو ڈیویلپمنٹ سیس ہے، اس کی ڈیٹیل اگر ہمیں دے دی جائے، ہمیں تو نہیں پتہ یہ ایکسائز والے جمع کر رہے ہیں یا خزانہ والے جمع کر رہے ہیں؟ سوال میرا یہ ہے کہ ٹوبیکو ڈیویلپمنٹ سیس کتنا Collect ہو رہا ہے؟ اس کی ڈیٹیل چاہیئے اور کس ضلع سے ہو رہا ہے؟

Mr. Speaker: Honorable Minister for Excise and Taxation.

جناب خلیق الرحمان (وزیر برائے آبکاری و محاصل): سپیکر صاحب، چونکہ انہوں نے کوئسچن ایسا کیا تھا کہ جس کا جواب فنانس نے دینا تھا لیکن یہ ہے کہ چونکہ Collection ہم کر رہے ہیں، اس کی ڈیٹیل میرے پاس ہے کہ 2019-20 میں ہم نے 433 ملین Collection کی ہے، 2020-21 میں 369 ہے اور 2021-22 میں 401 ہے اور 2022-23 میں 479 ہے، اس کی جو Division ہوتی ہے یا اس کی جو تقسیم ہوتی ہے، اس کے لئے ایک کمیٹی ہے جو وزیر اعلیٰ صاحب کی سربراہی میں بنتی ہے، اس کے

لئے ہم نے Summary move کی ہوئی ہے، ان شاءاللہ وہ بھی اگلے، چونکہ یہ اگست سے پہلے ریلیز کرنا پڑتی ہیں تو اس سے پہلے جو ہے یہ میٹنگ ان شاءاللہ ہو جائے گی اور جن جن اضلاح میں یہ Collect کیا جاتا ہے، وہاں پہ اس کی تقسیم بھی ہو جائے گی۔ انہوں نے ایک اور بات کی کہ تمبا کو جو ہے یہ ہمارے صوبے کی پیداوار ہے اور یہ ہمارا کیس بالکل ان کی بات یہ بھی ٹھیک ہے کہ یہ بنتا ہے اور اس حوالے سے ہم یہ جو کیس CCI میں بھی لے کر گئے ہیں لیکن اس کو ابھی تک Take up نہیں کیا گیا، اسی کو دیکھتے ہوئے اس بار جب ہماری حکومت بنی ہے تو میں نے یہ Recommend کیا کہ ہم اس میں پراونشل ایکسائز ڈیوٹی جو ہے وہ Introduce کریں، وہ ہم نے کیا ہوا ہے ان شاءاللہ، اس سال ہم نے اس کو Fifty rupees per KG جو ہے وہ Introduce کر دیا ہے GLT centers پہ اور ماشاءاللہ اس کا ریونیو بھی آنا شروع ہو گیا ہے، لوگ کورٹ میں بھی چلے گئے ہیں اس کے خلاف، تو یہ کہ یہ ایک جنگ ہے جو ابھی صوبے اور وفاق کے درمیان ہو گی اور اس کے درمیان میں کورٹ کی Involvement بھی آ گئی ہے، تو یہ کہ میں ان شاءاللہ یہ دیکھ رہا ہوں کہ ہم اس کیس کو بڑے اچھے طریقے سے Take up کر رہے ہیں اور آنے والے ٹائم میں میں یہ امید رکھتا ہوں ان شاءاللہ، ایک تو ہم Already provincial excise duty collect کر رہے ہیں، اس سے بھی کافی اچھا ریونیو آئے گا اور ان شاءاللہ اگر ہم یہ کیس جیت جاتے ہیں، جس طرح انہوں نے ذکر کیا ہے کہ ایک سو ارب روپے سے زیادہ کا ہمیں ریونیو آئے گا تو مجھے آنے والے ٹائم میں یہ امید ہے کہ ان شاءاللہ ہم یہ کیس جیتنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ تھینک یو جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب احمد کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> سر، میری گزارش یہی ہے خلیق صاحب سے، ہمارے بھائی ہیں، جو Figures ان کے پاس ہیں تو یہ تو Being a Minister ان کے پاس ہوتے ہیں لیکن ہمیں تو آپ Provide کریں ناں Kindly یہ دیکھیں ٹوبیکو سیس جو ہے Excise collect کرتا ہے، تو یہ تو فنانس Collect نہیں کرتا، تو میری گزارش یہ ہے، خیر ہے اگر آپ ابھی مطلب ہے By hand ہی دے دیں، اب کیا کہیں گے، بار بار کہہ کہہ کر اب ہمیں بھی شرم آتی ہے، جب بار بار سپیکر صاحب کہیں گے، جو ہم چاہتے ہیں، جو چیزیں آپ کے پاس ہیں وہ ہمیں پہلے سے Provide کر دیں تو اتنی ڈسکشن بھی نہیں ہو گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> خیر ہے وہ تو یہ بیان کر رہے ہیں، ان کے پاس ہیں ناں، یہ جو Collection ہے وہ تو ہے۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> نہیں سر، وہ ہم نے۔۔۔۔

<u>وزیر آبکاری و محاصل:</u> سر، انہوں نے جو کوسچن کیا تھا، وہ Collection کے حوالے سے نہیں تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ کتنا کتنا فراہم کیا گیا ہے؟ تو وہ کوسچن جو ہے وہ فنانس کا بنتا تھا، اگر یہ پوچھتے کہ کتنا Collect ہوتا ہے تو پھر وہ Figures ان کو ہم Provide کر دیتے لیکن چونکہ ان کا کوسچن ایسا تھا کہ یہ فنانس کا بنتا تھا لیکن میں نے پھر بھی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> کم از کم وزیر محترم، وہ Figures ان کو دے دیں۔

<u>وزیر آبکاری و محاصل:</u> میرے پاس باقاعدہ تفصیل ہے، سارا کچھ ہے، میں آپ کو Provide کر دوں گا۔

Mr. Speaker: Question No. 198, Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.

* 198 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر برائے محکمہ آبکاری و محاصل از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) خیبر پختونخوا حکومت نے مالی سال 2019-2020 اور 2021 میں سیلز ٹیکس اور انکم ٹیکس کی مد میں کتنی رقم فیڈرل بورڈ آف ریونیو کو جمع کی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب خلیق الرحمان (وزیر آبکاری و محاصل): (الف) خیبر پختونخوا حکومت نے مالی سال 2019-2020 اور 2021 میں سیلز ٹیکس اور انکم ٹیکس کی مد میں جو رقم فیڈرل بورڈ آف ریونیو کو جمع کی، ضلع وار تفصیل لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) ۔

جناب احمد کنڈی: سر، میرا سوال پھر وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے تھا، یہی سیلز ٹیکس اور انکم ٹیکس کے حوالے سے، گو کہ یہ جو Figures دیئے گئے ہیں باقاعدہ، مطلب ہے انہوں نے ڈیٹیل میں جو دیئے ہوئے ہیں اور مجھے خوشی ہے، جو پہلی دفعہ کوئی چیز ہمیں ڈسکشن کے بغیر ہم دیکھ لیں تو اس سے ہمیں تسلی بخش جواب مل رہا ہے، گو کہ Figure ہو سکتا ہے مجھے میرے خیال میں اس کے اوپر تھوڑا سا Doubt ہے، میں وہ آپ سے Personally discuss کر لوں گا لیکن آپ نے وہی چیز دی ہے Reply میں جو ہم نے مانگی ہے یا جو ہماری Requirement تھی، ضلع وائز بھی آئی ہوئی ہے اور ٹوٹل بھی آئی ہوئی ہے۔ شکریہ۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

236 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر جنگلات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے بلین ٹری سونامی منصوبوں کے تحت شجر کاری کی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) صوبائی حکومت نے اب تک کل کتنے رقبے پر شجر کاری کی ہے؛

(ii) اس منصوبے سے پہلے صوبے میں کل کتنے رقبے پر جنگلات موجود ہیں؛

(iii) عالمی معیار کے مطابق صوبے میں کل کتنے رقبے پر محیط جنگلات درکار ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب فضل حکیم خان یوسفزئی (وزیر موسمیاتی تبدیلی و جنگلات، ماحولیات و جنگلی حیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) خیبر پختونخوا کی حکومت نے 2014-2022 تک بلین ٹری شجر کاری کا انعقاد کیا جس میں 593292 ہیکٹر رقبے پر شجر کاری کی گئی۔ وفاقی حکومت نے 50 فیصد مالی تعاون سے 2024 تک BTAP طرز پر دس بلین ٹری سونامی پروگرام کا ملک گیر منصوبہ کا آغاز کیا جس میں صوبہ خیبر پختونخوا نے 82937 ہیکٹر رقبے پر شجر کاری کامیابی کے ساتھ مکمل کی ہے اور 204836 ہیکٹر رقبہ جنگلات کو قدرتی خودرو پودوں کی نگہداشت کیلئے بند کیا ہے۔

پاکستان فارسٹ انسٹیٹیوٹ کی اشاعت کردہ Land Cover Atlas of Pakistan کے مطابق BTAP اور 10-BTTP منصوبہ جات سے پہلے صوبہ خیبر پختونخوا کے 20.3 فی صد رقبہ پر جنگلات موجود تھے۔

عالمی معیار کے مطابق ایک ملک کی ضروریات کو پوری کرنے کیلئے تقریباً 25 فی صد جنگلات کا ہونا ضروری ہوتا ہے جو کہ ملک کی پائیدار ترقی کیلئے موزوں ہوتا ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں جنگلات کی تفصیل درج ذیل ہے:

Land Cover	Area in Million Ha	%age
Alpine pasture	654,961	6.43
Sub Alpine	44,543	0.44
Dry temperate	850,512	8.35
Moist Temperate	393,317	3.86
Oak Forests	112,068	1.10
Sub-tropical Chir Pine	306,201	3.01
Sub-tropical broad-leaved Evergreen	275,684	2.71
Tropical Thorn Forest	46,126	0.45
Plantations	14,729	0.14
Sub Total	2,698,141	26.50

248 _ ارباب زرک خان: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2018 تا 2023 کی اے ڈی پیز میں حلقہ PK-80 کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا، کتنا جاری ہوا تھا اور کتنا خرچ ہوا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو، تو خرچ شدہ فنڈ کن کن سکیموں پر کہاں کہاں خرچ کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب نذیر احمد عباسی (وزیر مال واملاک): (الف) محکمہ مال کا مقصد زمین کے ریکارڈ کو مرتب کرنا، دیکھ بھال، اپڈیٹ اور درستگی کرنا اور زمین کرایہ داروں اور زمینداروں سے متعلق معاملات پر فیصلہ کرنا ہے اور زمین سے متعلق پالیسیوں اور فیصلوں کو بنانے اور ان پر عمل درآمد کرنے میں صوبائی حکومت کی مدد کرنا ہے۔ اس محکمے کے مندرجہ ذیل قابل ذکر ترقیاتی سکیمز یہ ہیں:

1۔ خیبر پختونخوا کے 18 اضلاع (فیز۔1 سات اضلاع) میں لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن۔

2۔ خیبر پختونخوا کے باقی اضلاع میں لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن۔

3۔ اضلاع لوئر دیر، دیر اپر، کالام اور سوات میں زمینی ریکارڈ مرتب کرنا۔

4۔ ضم شدہ اضلاع میں لینڈ ریکارڈ مرتب کرنا اور Digitize کرنا۔

5۔ خیبر پختونخوا میں E-Stamp کا اجراء۔

جہاں تک معزز رکن اسمبلی کے سوال کا تعلق ہے تو محکمہ ریونیو کا فنڈز کی تقسیم اور مختص میں کوئی کردار نہیں ہے، اس کیلئے متعلقہ محکمہ پی اینڈ ڈی اور فنانس سے رجوع کیا جائے، اگر معزز رکن منسٹری آف ریونیو اینڈ اسٹیٹ کے متعلق کچھ دریافت کرنا چاہتے ہیں تو محکمہ جوابدہی کیلئے حاضر ہے۔

246 _ ارباب زرک خان: کیا وزیر حج واوقاف ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2018 تا 2023 کی اے ڈی پیز میں حلقہ PK-80 کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا، کتنا جاری ہوا تھا اور کتنا خرچ ہوا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو، تو خرچ شدہ فنڈز کن کن سکیموں پر کہاں کہاں خرچ کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عدنان قادری (وزیر برائے حج، او قاف و مذہبی امور): (الف) جی ہاں، سال 2018 تا 2023 کی اے ڈی پیز میں حلقہ PK-80 میں چار مساجد اور ایک مدرسہ کیلئے ٹوٹل 6.53 ملین فنڈ مختص کیا گیا تھا جس میں سے ابھی تک 2.5 ملین فنڈ خرچ ہوا ہے۔

1۔ مسجد محلہ اکازئی، تہکال بالا کی بہتری اور بحالی کیلئے 3.03 ملین فنڈ مختص ہوا تھا، مختص فنڈ میں 2.5 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں۔

2۔ جامع مسجد خلفاء راشدین نعمت ٹاؤن دار منگی ورسک روڈ پشاور کیلئے پانچ لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں اور ابھی تک فنڈ خرچ نہیں ہوا ہے۔

3۔ مدرسہ مفتاح الجنہ، مسجد عثمان، محلہ شبی خیل تحصیل تہکال بالا یونین کونسل نمبر 40 ضلع پشاور کی بہتری/تعمیر نو اور بحالی کیلئے دس لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں اور ابھی تک مختص فنڈ خرچ نہیں ہوا۔

4۔ مسجد قبا، اسحاق آباد نزد ورسک گارڈن کالونی ورسک روڈ پشاور کی بہتری/تعمیر نو اور بحای کیلئے دس لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں اور ابھی تک مختص فنڈ خرچ نہیں ہوا۔

5۔ جامع مسجد خلفاء راشدین، نعمت ٹاؤن دار منگی ورسک روڈ پشاور کی تعمیر کیلئے دس لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں اور ابھی تک مختص فنڈ خرچ نہیں ہوا۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications: آج کے لئے ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر صاحب، ایم پی اے، چار یوم، 30 جولائی تا 2 اگست 2024؛ جناب اکبر ایوب خان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب ارشد ایوب خان صاحب، وزیر بلدیات، ایک یوم؛ جناب گل ابراہیم خان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب فتح الملک ناصر صاحب، ایم پی اے،، ایک یوم، جناب محمد اقبال خان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب عبدالکریم خان صاحب، معاون خصوصی برائے سی ایم، صنعت وحرفت، ایک یوم، سید قاسم علی شاہ صاحب، وزیر صحت، ایک یوم؛ جناب انور

زیب خان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب سجاد اللہ خان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب افتخار علی مشوانی صاحب، ایم پی اے ایک یوم؛ جناب عبدالسلام خان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب شکیل خان صاحب، وزیر مواصلات و تعمیرات، ایک یوم؛ جناب نیک محمد صاحب، ایم پی اے، ایک یوم۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted.

Mr. Speaker: Leave is granted.

اچھا، اس طرح ہے کہ تین Bills ہیں یہ ہم لے لیتے ہیں، اس کے بعد پھر ہم آرام سے بزنس لے لیں گے اور اس کے بعد پھر آرام سے ڈسکشن کر لیتے ہیں۔

Mr. Speaker: Item No. 6 'Adjournment Motions': Ms. Sobia Shahid, MPA, to please move her adjournment motion No. 1, in the House. Ms. Sobia Shahid, MPA, please. (not present) lapsed.

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Item No. 7. Mr. Adnan Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 55, in the House. Mr. Adnan Khan, MPA, please.

جناب عدنان خان : اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ کال اٹینشن نوٹس میں نے محکمہ اعلیٰ تعلیم کے بارے میں پیش کیا ہے کہ محکمہ اعلیٰ تعلیم نے پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے مئی 2022 میں ایڈ نمبر 5/2022 کے تحت مختلف لیکچرز کی آسامیاں مشتہر کیں جس کے لئے صوبے کے غریب اور بے روزگار نوجوانوں نے پیسے جمع کر کے Apply کر لیا۔ میں وزیر برائے محکمہ اعلی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ محکمہ اعلیٰ تعلیم نے پبلک سروس کمیشن کے ذریعے مئی 2022 میں ایڈ نمبر 5/2022 کے تحت مختلف لیکچررز کی آسامیاں تشہیر کیں جس کے لئے صوبے کے غریب اور بے روزگار نوجوانوں نے پیسے جمع کر کے Apply کر لیا، ان میں سے کمپیوٹر سائنس اور پولیٹیکل سائنس کی آسامیوں کی بھرتی ہو چکی ہے مگر اس اشتہار کے باقی لیکچرز کی پوسٹوں کو بلاوجہ روکا گیا ہے جس سے لاکھوں نوجوانوں کا مستقبل خطرے میں ہے اور ان پاس شدہ امیدواروں کو احتجاج اور عدالت جانے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ایک اہم موضوع ہے کیونکہ روزگار سے متعلق ہے، وہ غریب لوگ ہیں ہمارے صوبے کے اور وہ پبلک سروس کمیشن کو جب Apply کرتے ہیں تو ایک طرف جو ہے وہ فیسوں کی لائنیں لگی رہتی ہیں، اس کے بعد Document attestation کی باری آتی ہے، تو وہ ان مراحل سے گزرتے ہیں، پھر وہ وہاں پہ ان کو انٹرویو کی Call آجاتی ہے، وہ بیچارے انٹرویو بھی دے دیتے ہیں لیکن بہر حال ابھی انہوں نے دو محکموں میں اپوائنٹمنٹ کر لی ہے، باقی رہ چکے ہیں۔ مسئلہ یہاں پر یہ ہے کہ ایڈورٹائزمنٹ کی ایک مقرر مدت ہوتی ہے، ایک ٹائم ہوتا ہے، وہ چھ مہینے تک Valid ہوتا ہے، اس کے بعد اگر آپ اس کے اوپر بھرتی نہ کر لیں تو اس ایڈورٹائزمنٹ کی کوئی حیثیت نہیں رہتی ہے، تو ابھی یہ عرصہ باقی ہے، اس میں یہ آسامیاں جو تھیں یہ ہائر

ایجوکیشن نے پبلک سروس کمیشن کو دی تھیں۔ جناب سپیکر، طریقہ کار یہی ہوتا ہے کہ جس ادارے میں جو بھی پوسٹیں ہوتی ہیں اور جس لیول کی ہوتی ہیں، جو پبلک سروس کمیشن کے لیول کی ہوتی ہیں۔ وہ ڈیپارٹمنٹ ہی اس کو ریکویسٹ کرتا ہے کہ آپ ہمارے لئے اتنے بندے بھرتی کردیں۔ یہ ان لڑکوں نے خود مشتہر نہیں کی تھی جناب سپیکر صاحب، یہ جو آسامیاں تھیں، یہ ہائر ایجوکیشن نے ہی پبلک سروس کمیشن کو دی تھیں کہ آپ لوگ ان کو مشتہر کرلیں اور اس کے مطابق اس کے اوپر بھرتیاں کردیں۔ جب لوگوں نے، جو لڑکے تھے، جو Candidates تھے، انہوں نے Apply کی فیسیں جمع کرائیں اور اتنے لمبے چکر سے وہ اذیتیں برداشت کرتے ہوئے یہاں تک پہنچے ہیں، ابھی بلاوجہ ان کی اپوائنٹمنٹ نہیں ہو رہی ہے اور آخر میں پھر کہیں گے کہ چھ مہینے گزر گئے ہیں، اس اشتہار کی قانونی حیثیت ختم ہو گئی ہے، تو میں وزیر موصوف صاحب سے یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ خدارا ان بچوں کے مستقبل کی خاطر اس کو Validate کردیں اور پبلک سروس کمیشن کو ہدایات جاری کردیں کہ وہ باقی جو آسامیاں رہتی ہیں، ان کے اوپر بھی بھرتیاں کرلیں۔ مہربانی۔

Mr. Speaker: Honorable Minister for Higher Education.

جناب مینا خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ سپیکر صاحب۔ محترم ایم پی اے صاحب نے بہت ہی اہم موضوع کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے لیکن اس کے اندر جو انہوں نے پبلک سروس کمیشن کے اندر دو Disciplines کی بات کی ہے اور باقی Disciplines کے اوپر جو کارروائی نہیں ہوئی، اصل میں گورنمنٹ کی پالیسی ہے ہماری گورنمنٹ کی Led by CM, Ali Amin Sahib کہ ہم جیسے دنیا Market oriented subjects کی طرف جاری ہے تو کے پی گورنمنٹ بھی اس وقت سوچ رہی ہے کہ ہم بھی Market oriented subjects کی طرف جائیں اور اس سلسلے میں ہماری اے ڈی پی کے اندر بھی آپ نے دیکھا ہوگا کہ Reflect ہو گیا کہ ہم ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز کے اوپر جو Market oriented subjects ہیں، وہ اپنے کامرس کالج کے اندر ان کو Initiate کر رہے ہیں اور اس کی پہلی کڑی جو ہے وہ جمرود کالج ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جو ہمارے جنرل کالجز ہیں، ان میں بھی جو Market oriented subjects ہیں، اس کی طرف ہم جا رہے ہیں، تو ہم نے جو Analysis کی ہیں Till date جو Out dated subjects ہیں اور جس میں کالجز کے اندر Enrollment کم ہے اور جہاں پہ ہمیں Future میں ضرورت کم پڑے گی یا نہیں پڑے گی جن Subjects میں، تو ان کے اوپر ابھی ابھی ہم نے یہ Decision لیا ہے کہ ان کو ہم اس لئے سٹاپ کر رہے ہیں کیونکہ شاید ہمیں Future میں ان Subjects میں ان ٹیچرز کی ضرورت نہ پڑے اور جن Subjects کو ہم Introduce کر رہے ہیں اور ان میں ہم New induction کریں گے ٹیچرز کی مد میں، پروفیسرز کی مد میں تو ان کو ہم اس کے ساتھ Take-up کریں گے پبلک سروس کمیشن میں اور ان میں ہم نئی بھرتیاں کریں گے۔ اس سلسلے میں ڈیپارٹمنٹ Analysis کر رہا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ میں کون کون سے Subjects میں Trend ہے، کون کون سے Subjects میں Trend کم ہے اور کن میں نہیں ہے، تو اس کے مطابق ان شاءاللہ تعالیٰ ہم کریں گے اور اس کے مطابق جو بھی بھرتیاں بنی ہوئی ہیں وہ ہم بھرتی کریں گے۔ شکریہ سر۔

جناب سپیکر: جناب عدنان خان۔

جناب عدنان خان: سپیکر صاحب، منسٹر صاحب نے جو وضاحت پیش کی ہے، یہ تو پالیسی کی بات کر رہے ہیں تو پالیسی تو پچھلی گورنمنٹ 2022 کی میں بات کر رہا ہوں، وہ بھی پی ٹی آئی کی گورنمنٹ تھی، یہ ایوان بھی پی ٹی آئی کا تھا اور پالیسی بھی انہی کی گورنمنٹ کی تھی، ابھی اپنی ہی پالیسی سے اختلاف کر رہے ہیں، یہ ایڈورٹائزمنٹ تو پرانی گورنمنٹ کی، جو پرانی گورنمنٹ پی ٹی آئی کی تھی اسی کی پالیسی تھی، ابھی اگر پالیسی بن گئی ہے تو ٹھیک ہے ہمیں اس سے کوئی اختلاف نہیں، آپ پالیسی بنالیں لیکن جو پچھلی آپ کی پالیسی تھی، کیا وہ غلط تھی، آپ نے وہ غلط پالیسی بنائی تھی؟ تو کیوں غلط پالیسیاں بناتے ہیں، کیوں لوگوں کو تکلیف دیتے ہیں، کیوں لوگوں کو بے روزگار کر رہے ہیں کہ وہ پھر اسی طرح امن مارچ کرتے رہیں اور اسی طرح پھرتے رہیں؟ سر، میرا مطلب یہ ہے کہ ٹھیک ہے آپ پالیسی بنالیں، آپ کی ابھی جو پالیسی ہے، وہ سر آنکھوں کے اوپر، ہمیں اس سے کوئی اختلاف نہیں ہے، آپ وہ پالیسی لائیں لیکن یہ جو پالیسی آپ کی بنی ہوتی ہے، آپ ہی کی گورنمنٹ کی بنی ہوئی تھی، یہ پچھلی پالیسی ہے، خدارا اس کے اوپر عمل کریں، باقی آپ پالیسی بنالیں ہمیں کوئی اختلاف نہیں آپ سے۔

جناب سپیکر: جناب وزیر (برائے) اعلیٰ تعلیم۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، دیکھیں، ہر وقت جو ہے Improvement کے لئے Room موجود ہوتا ہے، یہ نہیں ہے کہ آپ ایک ڈاکیومنٹ بنائیں، پالیسی بنائیں اور آپ نے تا روز قیامت اس کے اوپر عمل کرنا ہے۔ پاکستان کی سب سے معتبر ڈاکیومنٹ Constitution of Pakistan 1973 میں بنا، ابھی تک اس میں تقریباً کوئی 28 سے 29 امنڈمنٹس ہو چکی ہیں، تو اگر اس نے اسی جگہ پہ رہنا ہوتا اور اس میں کوئی Room improvement موجود نہ ہوتا تو پھر اس کے اندر کوئی امنڈمنٹ نہ ہوتی، ٹھیک ہے ہماری گورنمنٹ کی پالیسی تھی، ہماری گورنمنٹ نے اس کا اشتہار دیا تھا، وہ Process کیا تھا لیکن اس کے اوپر جو ہماری سٹڈی ہے وہ ابھی ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں ابھی جو ہے وہ Market oriented subjects کی طرف جانا چاہیئے اور باقی ہم Analysis کر رہے ہیں ان شاءاللہ تعالیٰ، اس میں جتنی بھی ہماری کوشش ہے، جتنا بھی Maximum possible ہے، جتنا جلد Possible ہے، ہم ان شاءاللہ تعالیٰ اس میں کریں گے۔ شکریہ سر۔

جناب عدنان خان: کیونکہ اس کی ایڈورٹائزمنٹ ہو چکی ہے پبلک سروس کمیشن کے Through اور ڈیپارٹمنٹ ہی نے ریکویسٹ کی تھی، تو Kindly اسی ایڈورٹائزمنٹ کے اوپر ہی عمل کروادیں۔

جناب سپیکر: وزیر محترم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ محکمے نے پبلک سروس کمیشن کو آسامیاں دیں، ایڈورٹائزمنٹ ہوئی، صوبے بھر سے بچوں نے اور بچیوں نے اس کے لئے Apply کیا، ایک پورا Process follow کیا، پھر پالیسی بدل گئی، ان کو روک دیا گیا، لوگوں کی جو Expectations ہیں ناں، یہ بالکل ٹھیک Point out کر رہے ہیں، ہمیں اداروں کو Defend نہیں کرنا چاہیئے، اگر اداروں نے غلط پالیسی اختیار کی تو اس کا Affectee تو اس صوبے کا بچہ ہو گیا، جس نے وہ پورا Process follow کیا اور

آخر میں اسے کہا کہ جی تو فارغ ہے، اب نئی پالیسی بنے گی، تو اس پر ذرا غور کرنے کی ضرورت ہے اور ہم آپ کی اس میں Dynamic leadership کی توقع کرتے ہیں کہ چیزیں بہتری کی طرف جائیں گی۔ تھینک یو۔

Mr. Ikram ullah Ghazi, MPA, to please move his call attention notice No. 58, in the House, please.

جناب اکرام اللہ: شکریہ جناب سپیکر، میں وزیر معدنیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ MIFA (Mineral Investment Facilitation Authority) منرلز کی Regulatory body ہے لیکن تمام حکومت کے شراکت داروں کی نمائندگی کو نظرانداز کر کے حکومت خود اپنے فیصلے کر رہی ہے۔ معدنیات کی رائیلٹی میں بے پناہ تیرہ گناہ اضافہ کر دیا گیا ہے جو چھوٹے سکیل Lease holders پر بوجھ ہے۔ MIFA نے پورے صوبے کی لیزوں کی Mineral quality خریداروں کے ریٹس کا معائنہ نہیں کیا اور نہ ہی Stake holder سے مشاورت کی، اس طرح بے تحاشہ اضافے سے منرل کی خرید وفرخت متاثر ہوگی جو صرف Lease holders نہیں بلکہ حکومت کے لئے بھی نقصان دہ ہے۔ اس وقت صوبے میں کل 3900 لیزیں، ان 3900 لیزوں میں بمشکل چھ سو لیزیں چل رہی ہیں، بقیہ لیزوں کو مختلف مسائل کا سامنا ہے۔ جناب سپیکر، یہ تو میں نے Put کیا، اس میں جو چیز ہے، وہ بھی ٹھیک طریقے سے جن علاقوں کو مائنز سے رائیلٹی ملتی ہے وہ ان علاقوں میں تقسیم نہیں ہوتی، تو یہ بھی ایک چھوٹا سا پوائنٹ ہے میری طرف سے۔ تھینک یو۔

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری اسی پہ، جناب احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، یہ ہمارے فاضل ممبر اکرام اللہ صاحب نے بہت ہی اہم نکتہ اٹھایا ہے، یہ چھوٹا سا پوائنٹ نہیں ہے۔ انہوں نے آخر میں کہا کہ یہ چھوٹا سا پوائنٹ ہے، یہ بہت بڑا پوائنٹ ہے اس صوبے کا اور یہ ہمیں بڑی خوشی ہوتی ہے، جب حکومت کا یہ مقصد نہیں ہے سر، جو گورنمنٹ یا کیبنٹ کچھ کر رہی ہے تو ان کے ممبران بات نہ کریں، بلکہ ہم تو ایک ایسی تحریک ابھی مستقبل میں چلانے والے ہیں جو ہر ایم پی اے، چاہے وہ حکومت کا ہے چاہے وہ اپوزیشن کا ہے، اگر اس صوبے کے مفاد کے خلاف کوئی چیز آ رہی ہے تو ہمیں کرنا چاہیئے، اس پہ آج امنڈ منٹس بھی ہیں، اس پہ آج ڈسکشن بھی ہے، Mines and minerals پہ اور یہ انہوں نے بڑی صحیح تشخیص کی ہے۔ میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں جناب سپیکر، آپ بھی سمجھ جائیں گے، آپ بھی چھوٹا موٹا کام کرتے رہے ہیں، پہلے نوکری کرتے رہے ہیں۔ Dolomite ایک منرل ہے، Dolomite جس کی قیمت 120 روپے ہے اور اس کے اوپر رائیلٹی بھی حکومت نے 120 روپے لگا دی ہے، تو مجھے بتائیں جس کی Sale price بھی 120 ہو، جس کی رائیلٹی بھی 120 ہو تو وہ کاروبار بڑھے گا یا کم ہوگا؟۔ میں صرف آپ سے سوال کرتا ہوں کیبنٹ سے بھی نہیں کرتا، مجھے یقین ہے آپ ہماری ڈسکشن کافی توجہ سے سنتے ہیں اور حکومت کو ڈائریکشن دیتے ہیں، تو یہ بڑا Important point ہے، سات ارب روپے ہم Appreciate کرتے ہیں گورنمنٹ کو، سات ارب روپے ریونیو Mines and minerals میں، جناب سپیکر،

ہمارے پاس اس صوبے میں یہی کچھ چیزیں ہیں جن کے اوپر ہم اپنی معیشت Build کر سکتے ہیں، پنجاب کے پاس Minerals and mines نہیں ہیں لیکن پندرہ ارب سالانہ کر رہے ہیں، یہ ایک مثال ہے۔ ہمارے پاس اچھا Copper ہے، ہمارے پاس گولڈ ہے، ہمارے پاس Nephrite ہے لیکن اس کے باوجود بھی سات ارب ہے، جناب سپیکر، اس میں گنجائش ہے بہت زیادہ، ہم چاہتے ہیں اس میں آپ آئیں بیٹھتے ہیں سٹینڈنگ کمیٹی میں، ہم آپ کو اپنی Guidelines دیتے ہیں، اپنا ایک دانش دیتے ہیں، آپ کے سامنے رکھتے ہیں، جس طرح اکرام اللہ بھائی نے کہا ہے، آج بھی خیبر پختونخوا کی Mines and minerals کی Association بیٹھی ہوئی ہے سر، اس میں ہمیشہ Percentage ہوتی ہے، اب آپ سٹیل دیکھ لیں، کوئلہ دیکھ لیں، جو بھی چیز دیکھیں، ان میں کوالٹی ہوتی ہے، کبھی بھی ایسا Fix نہیں ہوتا ہے جو سو روپے ہے، کوئلے میں ایسی چیز بھی ہے جو دو ہزار روپے پہ بکتی ہے اور ایسا کوئلہ بھی ہے جو بارہ ہزار پہ بکتا ہے، انہوں نے ایک ہی Fix rate کر دیا ہے دو سو، چاہے وہ کم معیار والا ہے یا اچھے معیار والا ہے، Percentage ہوتی ہے ہمیشہ Sale price پہ۔ جناب سپیکر، 1995 کی جو پالیسی بنی تھی فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے، انہوں نے Precious stone کے اوپر، عام Stone کے اوپر، Industrial stone کے اوپر Percentage fix کی ہوئی ہے، کیا ان کے پاس کوئی ایسا فارمولا ہے؟ میری انفارمیشن کے مطابق اور سٹڈی کے مطابق نہیں ہے، تو میری گزارش یہی ہے، یہ بہت اہم موضوع ہے، اس پہ ہم سیر حاصل گفتگو کر سکتے ہیں اور اس سے آپ کی نیک نامی ہوگی، مہربانی کر کے اس کو Properly discussion کے لئے لے جائیں، سٹینڈنگ فورم پہ۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> وزراء میں سے کون جواب دے گا؟ Honourable Minister Law.

<u>جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون):</u> شکریہ جناب سپیکر، یہ جو پوائنٹ اٹھایا گیا ہے، یہ فنانس بل میں Already rates طے ہو چکے ہیں لیکن After consultation ان کے جو مختلف سیکٹرز ہیں، ان کی جو Unions ہیں، ان کے ساتھ Consultation اور Deliberation کے بعد ایک متفقہ طور پر ابھی Rates decrease کئے گئے ہیں اور اسی لئے جو ہمارا Mines and Mineral (Amendment) Bill, ہے، وہ ابھی Introduced ہے اور اس پہ ہم چاہتے ہیں کہ وہ پاس بھی ہو جائے، ابھی Motion move بھی کریں گے۔ تو جناب سپیکر، ہمارے فاضل دوست جناب احمد کنڈی صاحب نے جس طرف اشارہ کیا، بالکل ان کو سپورٹ کرتے ہیں۔ اس کے سلسلے میں Already کیبنٹ ایک فیصلہ دے چکی ہے، ہمارے چیف منسٹر صاحب ایک مینجمنٹ کمپنی بنانے جا رہے ہیں جو کہ Proper اس میں پالیسی بھی Devise کریں اور Proper ہمارے جو یہ Precious assets ہیں، ان کا Proper طریقے سے Utilization اور Exploration ہو سکے تاکہ اس کو ہم Future نسل کے لئے بھی طریقے سے Utilize کریں اور Preserve بھی کر سکیں اور اس سے اپنا ریونیو بھی Generate کر سکیں۔ تو جناب سپیکر، ان کا جو پوائنٹ ہے وہ Valid ہے کہ اس میں Categories ہوتی ہیں ہر منرل میں لیکن فی الحال وہ بہت Time taken، ایک Marathon process تھا جس کو اس Financial Bill میں تو شامل نہیں کیا گیا لیکن ان شاءاللہ آئندہ اس پہ Policy devise ہو رہی ہے، کمپنی بننے کے بعد ان شاءاللہ یہ Category wise ان کے ریٹس طے کئے جائیں گے جی۔

جناب سپیکر: جی اکرام اللہ غازی۔

جناب اکرام اللہ: ٹھیک ہے سر، ہم اس سے Agree کرتے ہیں۔

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2024 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No.8 'Consideration of Bill': The Minister for Local Government, the Minister Law, the Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2024 may be taken into consideration at once. The Minister for Law, please.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2024 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2024 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say "No".

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in clause 2 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, please.

Mr. Ahmad Kundi: Sir, I beg to move that in clause 2, for the proposed clause (b), the following may be substituted, namely:-

"(b) grants made or monies received from the Government or other authorities in Pakistan;".

سر، اس میں میری ایک اور گزارش بھی ہے، اگر آپ اس Bill کے Statement of Objects and Reasons کی طرف جائیں، آپ کے اپنے Rules ہیں Khyber Pakhtunkhwa, Assembly Procedure and

Conduct of Business Rules, 1988 کے، تو اس میں ایک Chapter ہے Legislation کا، تو اس Legislation کے Chapter میں اگر آپ چلے جائیں تو Legislation دو قسم کی ہیں، پرائیویٹ ممبر بل ہو سکتا ہے یا گورنمنٹ بل ہو سکتا ہے، یہ گورنمنٹ بل ہے، اس میں جب بھی آپ کوئی امنڈمنٹ کریں گے تو اس میں Objects and reasons کو بڑا Categorically اور بڑا Clearly آپ Define کریں گے کہ آپ کے اس میں مقصد اور اغراض کیا ہیں؟ جناب سپیکر، یہ ہم بار بار اس پہ گزارش کرتے رہتے ہیں لیکن یہ لکھ لیتے ہیں بس It is desired to be amended، او بابا! Desire to be amended تو ہے لیکن آپ کا مقصد اس میں کیا ہے؟ یہ Chapter غالباً Fourteen ہے، یہ Rule No. 77 سے شروع ہو جائیں، صرف ایک Constitution میں جب گورنر آرڈیننس دیتے ہیں، اس میں آپ شاید کہیں پہ آپ کو معافی ہے جہاں پہ آپ Objects and reasons نہ دیں، باقی ہر جگہ آپ کو انہوں نے Bound کیا ہوا ہے جو آپ categorically بتائیں گے کہ آپ کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟ اس میں آپ خود پڑھ لیں Statement of objects and reasons میں، جو ان کے کیا اغراض و مقاصد ہیں؟ مجھے تو سمجھ نہیں آرہا، اتنی بڑی بیوروکریسی ہے، اتنا بڑا ڈیپارٹمنٹ ہوتا ہے، کچھ مہربانی کریں کوئی Quality deliver کریں، خود اگر کام نہیں کر سکتے تو نیچے والوں سے تو کام کروائیں ناں، میری گزارش یہی ہے اور میں نے یہ امنڈمنٹ لائی ہوئی ہے اور یہ اگر اس کی میں نے تھوڑی سا انگلش ٹھیک کی ہوئی ہے، اپنی نالائقی کی طرف سے تھوڑا بہت اگر وہ یہ مان لیں تو ٹھیک ہے Otherwise جس طرح پھر، لیکن Objects and reasons پہ Compromise next time نہیں ہوگا۔ سپیکر صاحب، یہ آپ دیکھ لیں اپنی کتاب Conduct کی، جو آپ کے Rules of Business ہیں Legislation کے، Chapter میں بڑے واضح ہیں، یا تو یہ رولز سے ہٹادیں، یہ چیز، اور یا Implement کروادیں۔ شکریہ۔

<u>Mr. Speaker:</u> Honorable Minister for Law.

<u>وزیر قانون:</u> جناب سپیکر، یہ جو امنڈمنٹ Propose کی گئی ہے ہمارے فاضل دوست، ایم پی اے جناب احمد کنڈی صاحب کی طرف سے، یہ تو میرے خیال میں Grant made or monies received from government or any other authorities in Pakistan، تو انہوں نے Any کو Propose کیا ہے کہ Any کو Delete کیا جائے، شاید ان کو Any سے نفرت ہے، Any کو Delete کرتے، تو تب بھی میرے خیال میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> احمد کنڈی، آپ کیا کہتے ہیں۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> آفتاب صاحب کو آپ نے Punching bag بنایا ہوا ہے، کوئی منسٹر نہیں آتا اور اس بیچارے کو آپ نے آگے کیا ہوا ہے، (قہقہے اور تالیاں) تو میری گزارش یہ ہے، جو آفتاب صاحب ہماری بڑی عزت قدر کرتے رہتے ہیں ہر بات پہ، تو اس میں بالکل میں Withdraw کرتا ہوں لیکن میری گزارش ان سے یہ ہے کہ یہ Statement of objects and reasons جو ہے، اس کے اوپر تھوڑا سا اپنے تمام ڈیپارٹمنٹ کو باقاعدہ سختی سے تنبیہ کریں تاکہ Next time کوئی بل آئے تو

اس میں Objects، یہ جو Statement of objects and reasons ہیں، اغراض و مقاصد، یہ ذرا Categorically clear ہونے چاہئیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب وزیر محترم، یہ جو احمد کنڈی صاحب نے رولز کا حوالہ دے کر جو Point out کیا وہ بالکل ٹھیک ہے، ڈیپارٹمنٹس ادھورا کام کرتے ہیں، اسی لئے ان کی کارکردگی کبھی ٹھیک نہیں رہی ہے، (تالیاں) اس لئے ان کی کارکردگی ٹھیک نہیں ہوتی، یہ بات تو ہم ٹھیک کررہے ہیں، میں اپنے سیکرٹریٹ کو بھی یہ ڈائریکٹ کرتا ہوں، ان سب کو ایک Circulation کے ذریعے ان کو اس بات کی آگاہی دیں گے کہ آئندہ کیلئے جو چیز بھی بھیجیں، اس کا Purpose بالکل واضح ہونا چاہیئے اور وہ Stated ہونا چاہیئے تاکہ اس آنریبل ایم پی ایز کی وہ پوری طرح سمجھ میں آئے کہ یہ کیوں یہ چیزیں Propose کی جارہی ہیں؟ بس Desired ہے، Desire تو انگریز کے دور میں ہوتی تھی، اب تو یہ آزاد ملک ہے۔

Now, the question before the House is that the original clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original clause 2 stands part of the Bill. Clause 3 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 3, therefore, the question before the House is that clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 3 stands part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2024 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9, 'Passage Stage': The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2024 may be passed? The Minister for Law, please.

Mr. Aftab Alam Afridi (Minister for Law): Thank you, Mr. Speaker. I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2024 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2024 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا معدنیات مجریہ 2024 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10, 'Consideration of Bill': The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Mines and Minerals (Second Amendment) Bill, 2024 may be taken into consideration at once. The Minister for Law, please.

Mr. Aftab Alam Afridi (Minister for Law): Thank you, Mr. Speaker. I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Mines and Minerals (Second Amendment) Bill, 2024 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Mines and Minerals (Second Amendment) Bill, 2024 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. First amendment in Clause 2 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his first amendment in clause 2 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA.

جناب احمد کنڈی: سر، یہ وہی اکرام اللہ صاحب نے جو توجہ دلاؤ نوٹس پیش کیا تھا اسی کی کڑی ہے۔ آج یہی Mines and minerals آفتاب صاحب شاید اس چیز کی حساسیت کو اتنا نہیں سمجھ رہے، یہ منرلز کو بند کرنے کے مترادف ہے۔ یہ ہمارا میڈیا بھی آج بیٹھا ہوا ہے، ہمارے تمام ایم پی اے صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں حکومتی بھی اور خصوصی طور پر میں حکومتی (اراکین) کو اس لئے توجہ دوں گا کیونکہ ہر ضلع میں کسی نہ کسی صورت میں Mines and minerals کی Extraction ہو رہی ہے اور میں

صرف یہ چاہتا ہوں کہ اس چیز کو بڑی توجہ کے ساتھ دیکھیں اور پڑھیں کیونکہ اگر ایک چیز کی قیمت فروخت سو روپے ہو اور اس کے اوپر آپ رائیلٹی بھی سو روپے لگا دیں تو مجھے آپ بتائیں، یہ سارے فاضل ممبران بیٹھے ہیں، یہ میڈیا بیٹھا ہے، تو وہ کاروبار چلے گا؟ کیونکہ اس کی رائیلٹی کے علاوہ بھی اس میں مالکانہ حقوق بھی ہوتے ہیں، اس میں قومی کمیشن بھی ہوتا ہے، اس میں Cost of production بھی ہوتی ہے، آپ کے Excavators لگتے ہیں، آپ کی مشینری لگتی ہے، بہت سارے اور Expenses بھی ہیں، خدارا اس کو تھوڑا سا دیکھ لیں، آپ کے پاس اکثریت ہے، آپ کسی بھی وقت اس کو پاس کر سکتے ہیں لیکن اس کو جلدی مت کریں، یہ آپ کاروبار بند کرنے جارہے ہیں۔ میں آپ کو چھوٹی سی مثال دیتا ہوں Dolomite کی، Lime stone کی Quadratite کی، یہ تینوں ایک عام سی چیز ہیں، ماربل کے اوپر آپ نے سو روپے رائلٹی لگائی ہوئی ہے، لیاقت صاحب! یہ آپ سن لیں کیونکہ آپ کے ہر ضلعوں میں یہ چیزیں ہوتی ہیں، سو روپے ماربل پہ رائلٹی ہے اور جو عام روڑا بنیادوں میں پڑتا ہے Dolomite, limestone اس کے اوپر آپ نے ایک سو بیس لگا دیئے ہیں، اب مجھے بتائیں، کیا ماربل مہنگا ہوتا ہے یا Dolomite, limestone مہنگا ہوتا ہے؟ تو خدارا اس کو ایک دفعہ دیکھ لیں، میں اپنی امنڈمنٹ پیش کرنے جارہا ہوں اور ہم تمام ایم پی ایز سے گزارش کرتے ہیں، اس کو آپ تھوڑا سا پڑھ لیں، یہ کیبنٹ کے ممبران بھی بیٹھے ہوئے ہیں کیونکہ یہ بہت بڑی زیادتی ہے، صوبے کے ساتھ ہونے جارہی ہے، Mines and minerals کی صورت میں، کبھی بھی رائلٹی کی صورت میں Fixed rates نہیں ہوتے ہیں، Percentages ہوتی ہیں، ہمارے وزیر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، یہ جو پالیسی ہے، اس میں مختلف Groups ہوتے ہیں اور اس میں Percentages ہوتی ہیں Precious stone ten percent ہوتا ہے اور باقی تمام تقریباً Two percent of the sale price ہوتا ہے، ہمیشہ یہ Fix کرنے جارہے ہیں، میری امنڈمنٹ کلاز 2 میں ہے، یہ ساری پڑھنی پڑے گی، تو یہ کلاز 2 میں اگر اس کو تھوڑا سا ساتھ ساتھ بریف بھی کیا جائے تاکہ میڈیا کے لوگ اور ہمارے فاضل ممبران حکومتی بیٹھے ہوئے ہیں، اس کو اگر سمجھنے کی کوشش کرلیں تو:

I beg to move that in clause 2, in clause (a), for the figures ‘800’ and ‘500’, the figures ‘500’ and ‘300’ may be substituted respectively.

کیونکہ حکومت نے اس کے اوپر ‘800’ اور ‘500’ روپے لگائے ہوئے ہیں تو میں نے اس کو Propose کیا ‘800’ کی جگہ ‘500’ اور ‘500’ کی جگہ ‘300’ ، حالانکہ یہ بھی میں غلط کر رہا ہوں، وہ اس لئے کر رہا ہوں کیونکہ آپ کی امنڈمنٹ آئی ہے، یہ Basically percentage پہ جائے گا، یہ Minerals کے Groups ہوتے ہیں، Groups میں Precious stones ہوتے ہیں، Semi-precious stones ہوتے ہیں، اس کے اوپر اس کے Sale کے Against percentage ہوتی ہے۔ میں آپ کو مثال دیتا ہوں، ایک کوئلہ ہے، کوئلہ ایک سو روپے پہ بھی بکتا ہے، کوئلہ ایک ہزار روپے پہ بھی بکتا ہے، اس میں سلفر کے Contents جتنے زیادہ ہوتے ہیں وہ مہنگا بکتا ہے، آپ نے سب کے اوپر Fix price لگا دی ہے، تو جناب سپیکر، میری گزارش یہ ہے، یہ جلدی نہ کریں، میری گزارش ہے، اس میں جلدی نہ کریں، اس کو ایک دفعہ ڈسکس کرلیں، ہم آپ کے ساتھ

ہیں، آپ جو چیزیں لائیں گے، ہم نہیں چاہتے کہ ہم اس کو Politics کی بنیاد کے اوپر یا ذاتیات کی بنیاد کے اوپر ہم اس کو Reject کریں But it's my humble submission to all of the Members, specially to the cabinet جو اس چیز کو تھوڑا سا ایک دفعہ Consideration کے لئے یا Reading کے لئے دوبارہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیں، ایک دفعہ کر لیں، اتنے ایک چار پانچ دن سے کچھ بھی نہیں ہوگا، میری گزارش ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب وزیر محترم، Minister for Law, please.

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): شکریہ جناب سپیکر، جس طرح کہ پوائنٹ اٹھایا گیا جناب احمد کنڈی صاحب کی طرف سے، اس میں وزن بھی ہے لیکن اگر دوسری طرف ہماری جو مجبوریاں ہیں، وہ دیکھ لیں، تو ان کی بات ٹھیک ہے کہ اس میں ایک Category wise ہونا چاہیئے لیکن جناب سپیکر، Category یہ جو گورنمنٹ ریٹ طے کرتی ہے، یہ Average rate ہے، اگر ہم کوئلہ دیکھ لیں تو اس کے اوپر Propose جو تھا ہمارا فنانس بل میں وہ پندرہ سو (1500) تھا تو اس کو Decrease کر کے ابھی پانچ سو (500) کیا گیا ہے جو Previously دو سو (200) تھا۔ اب جناب سپیکر، اس طرح کا کوئی Mechanism نہیں ہے، کل کو ہر بندہ کہے گا کہ میرا کوئلہ 6 ہزار کا بک رہا ہے Per ton اور 40 ہزار کا بھی بک رہا ہے، 32 ہزار کا بھی بک رہا ہے اور اسی طرح باقی جو ہمارے ساتھ Metals ہیں، Minerals ہیں، تو ان کا بھی یہی حساب ہے۔ ابھی آپ Nephrite دیکھ لیں، جو باقی Minerals ہیں تو ان کا بھی یہی حساب ہے کہ وہ Per ton کروڑوں میں بھی بکتا ہے اور ہزاروں میں بھی بکتا ہے، لاکھوں میں بھی بکتا ہے، تو ایک Average نکالی جاتی ہے، کل کو مطلب ہر بندہ کہے گا کہ وہ Minimum rate پہ میرا Per ton بکا ہے، تو اس طرح کا کوئی Mechanism نہیں ہے جس میں Assessment کی جائے کہ ان کا Sale rate کیا ہے اور دوسرے کا Sale rate کیا ہے؟ تو میں نے جس طرح کہ آپ کو بتایا ہے جناب سپیکر، کہ اس حوالے سے ہماری گورنمنٹ Already ایک کمپنی بنا رہی ہے جو کہ اس کی Assessment بھی کرے گی، اس کو Manage بھی کرے گی جو کہ گورنمنٹ کو Proposal بھی دے گی، تو ان شاءاللہ Future میں اس حوالے سے Mechanism بنایا جائے گا، تو ہماری بھی یہی خواہش ہے کہ جس کا کم بک رہا ہے تو اس پہ کم Taxation ہو، جس کا زیادہ بک رہا ہے تو اس پہ زیادہ Taxation ہو لیکن فی الحال اس طرح کا کوئی Mechanism گورنمنٹ کے پاس نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ ڈسکشن کرنا چاہتے ہیں، چلیں لائق خان کچھ کہہ رہے تھے، لائق خان کی سن لیں، یہ پھر خفا ہو جاتا ہے۔

جناب لائق محمد خان: شکریہ جناب سپیکر، جس طرح کہ احمد نے کہا، بات تو اس نے ٹھیک کی ہے لیکن میری گزارش یہ ہے، آپ ذرا منسٹر صاحب سے یا اس محکمے سے پوچھ لیں کہ پچھلے بیس سال میں کروڑوں ڈالرز Minerals کا ایک روپیہ انکم ٹیکس نہیں ملا جناب سپیکر، اس کی زیادہ ترسیل ہماری تحصیل اور ہمارے ضلع سے ہو رہی ہے اس وقت، اور بڑے بڑے لوگ اس میں Involve ہیں جو کہ ایک پیسہ ٹیکس نہیں دیتے، ایک پیسہ، تو مہربانی کر کے اس کو جس طرح بنایا گیا ہے محکمے نے، اس کو منظور کریں کہ ان ارب پتی، کھرب پتی سے جو ہمارا مال لوٹ کر لے کر جا رہے ہیں، ان سے گورنمنٹ کو ٹیکس ملے، شکریہ۔

جناب سپیکر: اچھا یہ، یہ امنڈ منٹ ہے جی، اس پہ ہم ڈسکشن میں نہیں جا سکتے ہیں۔ جناب اپوزیشن لیڈر صاحب، آپ بات کریں مگر اس پہ ڈسکشن میں نہیں جا سکتے ہیں، یہ امنڈ منٹ تو، جناب اپوزیشن لیڈر صاحب۔

جناب عباداللہ خان (قائد حزب اختلاف): تھینک یو جناب سپیکر، یہ کنڈی صاحب نے جو بات Raise کی ہے، یہ حقیقت میں اس طرح ہے کہ ہمارے اس صوبے میں تین چار Natural resources ہیں جن میں Mineral سب سے Important ہے اور بد قسمتی یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے جواب دیا کہ کوئی پالیسی نہیں ہے، تو پالیسی بھی ہے، یہ National mineral policy ہے اور اس میں لکھا ہوا ہے Percentage wise، ساتھ ساتھ ہمارے پاس موجود ہے، لائق خان نے Point raise کیا کہ ادھر وہ ٹیکسز پہلے سے نہیں ہیں، تو یہ ایک ٹیبل میرے پاس ہے جناب سپیکر، جس میں پنجاب کے بھی ہیں، جس میں سندھ کے بھی ہیں، جس میں بلوچستان کے بھی ہیں، سب سے زیادہ ٹیکس کوئی دو سو پرسنٹ زیادہ اس صوبے میں آپ لگانے جا رہے ہیں اور حالت یہ ہے کہ ابھی آپ کے اس صوبے میں جو Lease holders ہیں، جو الاٹ ہو چکے ہیں وہ ہیں انتالیس سو (3900) اور جو Operational ہیں وہ ہیں چھ سو (600)، تو جناب سپیکر، جو لوگ یہ کام کر رہے ہیں اور اس پر جس کی آمدن ہزار روپے ہے اور آپ بارہ سو ٹیکس لگالیں تو آپ الٹا یہ کام بند کر رہے ہو، تو نہ آپ کو کچھ ملے گا اور نہ اس صوبے کو ملے گا اور نہ جو ورکرز ہیں ان کو کچھ ملے گا، تو اس کو Re-consider کرنا چاہیئے، کمیٹی میں آپ بھیج دیں، اس پر ڈیبیٹ ہونی چاہیئے کہ یہ جو Revenue generation کی بات ہے اس صوبے کے حوالے سے، تو ہم ساتھ دینے کے لئے تیار ہیں لیکن یہ ایک ڈیبیٹ اور جب Collective wisdom ہو تو آپ کو چیز ٹھیک ملے گی، یہ صرف آپ نے Coal کی بات کی، اگر میں مثال دے دوں کہ ابھی جناب سپیکر، اس صوبے میں جو انسپکٹرز ہیں، آپ کے پاس وہ ٹوٹل نمبر ہے دس اور آپ کے Mines ہیں Three thousand، دنیا کا جو قانون ہے تو Ten mines پر پر ایک انسپکٹر ہونا چاہیئے، ادھر سو سے زیادہ ہیں، اس لئے ہم لاشیں وصول کر رہے ہیں، اس لئے معیاری Mining ادھر نہیں ہو رہی، تو آپ کچھ دے بھی نہیں رہے ہو اور ٹیکس دو سو فی صد سے زیادہ لگا رہے ہو، تو ان ورکرز کا بھی خیال کیا جائے، Owner کا بھی خیال کیا جائے اور اس میں زیادہ اگر امنڈ منٹ ہو سکتی ہے، ایک چیز اچھی طرح چل سکتی ہے تو ہم آپ کے ساتھ ہیں، اس میں کیا وہ Urgency ہے؟ آپ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں اور اس کو Consider کریں۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب امجد علی (معاون خصوصی ہاؤسنگ): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر امجد صاحب، یہ لمبی ڈسکشن ہوتی جا رہی ہے، جناب ڈاکٹر امجد صاحب کا مائیک On کریں۔

معاون خصوصی ہاؤسنگ: سپیکر صاحب، یہ Legislation ہو رہی ہے، یہ امنڈ منٹ ہے، یہ نہ آپ کمیٹی میں بھیج سکتے ہیں نہ ہی اس پہ یہاں گفتگو ہو سکتی ہے۔ یہ امنڈ منٹ لے کر آئے ہیں اپوزیشن والے، کنڈی صاحب نے کہا ہے کہ وہ اس امنڈ منٹ میں Change کروانا چاہتا ہے، اگر گورنمنٹ نہیں چاہتی اور گورنمنٹ چاہتی ہے کہ اس کو ہم اس طرح پاس کریں تو ایوان میں پیش کریں، اس میں تو گفتگو اور کمیٹیاں اور یہ تو میرے خیال میں غیر مناسب ہے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے آپ ٹھیک بات کر رہے ہیں، لمبی ڈسکشن ہے۔ آنریبل منسٹر صاحب، آپ ان کی امنڈمنٹ پہ کیا کہتے ہیں؟ نہیں تو میں ہاؤس کو Put کرتا ہوں جی۔

وزیر قانون: جناب سپیکر، اس طرح ہے کہ اپوزیشن لیڈر صاحب نے جس طرف اشارہ کیا کہ تین ہزار سے اوپر کی Leases ہیں اور Operational چھ سو ہیں، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ کچھ جو وہاں پہ لوکل ایشوز ہیں، ان کے حوالے سے Surface rent یا اس طرح کے جو ان کے ایشوز ہیں ان کے حوالے سے، وہ Operational نہیں ہیں لیکن اس حوالے سے بھی Already کیبنٹ میں بات ہو رہی ہے، پالیسی ان شاءاللہ Devise ہو رہی ہے اور جو Relevant ہماری بیوروکریسی ہے، ڈپٹی کمشنر صاحبان ہیں، ان کو Already ہمارے چیف منسٹر صاحب نے Instruct کیا ہوا ہے کہ ان کو جلدی سے مکالیں، یہ نہ Surface rent بڑھنے کی وجہ سے یہ Leases بند ہیں، یہاں پہ کافی اس طرح کی Leases ہیں جو کہ گٹھ جوڑ کی وجہ سے لوگوں نے Leases کی ہوئی ہیں اور وہ اس کے اوپر بیٹھے ہوئے ہیں، تو اس حوالے سے بھی جناب سپیکر، ایک پالیسی Devise ہو رہی ہے، یہ تو ہمارا رونا ہے اس لئے ہم کہہ رہے ہیں کہ اس کے لئے ہم باقاعدہ ایک مینجمنٹ کمیٹی بنا رہے ہیں جو کہ ساری چیزیں Manage کرے گی ان شاءاللہ، باقی جس طرح کہ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ یہ Amendment Bill ہے تو اس کو پیش کیا جائے اور ہماری فاضل دوستوں سے بھی یہی ریکویسٹ ہے کہ ان شاءاللہ کسی اور ٹائم اس پہ سیر حاصل گفتگو کریں گے، میرے خیال میں ریونیو بڑھنے پہ آپ لوگوں کو بھی کوئی۔۔۔۔

جناب سپیکر: کنڈی صاحب، آپ امنڈمنٹ واپس لیتے ہیں؟ .No more discussion, please جناب احمد کنڈی: سر، ماحول ذرا تلخ ہوتا جا رہا ہے تو پروین شاکر کا ایک شعر ہے، تو اگر آپ اجازت دیں، تو میں اور آپ کی توجہ بھی خصوصی چاہیئے کیونکہ آپ ایک رومانوی شخص ہیں، تو میں کہتا ہوں، پروین شاکر صاحبہ کا ایک شعر ہے، وہ کہتی ہیں:

میں سچ کہوں گی مگر پھر بھی ہار جاؤں گی

وہ جھوٹ بولے گا اور لاجواب کر دے گا

تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ سر، ہم یہ چیز۔۔۔۔

جناب سپیکر: اب اتنا ظلم بھی نہیں ہے۔ (قہقہے)

جناب احمد کنڈی: نہیں سر، پروین شاکر کے ارشادات ہیں، میں نے وہ سنائے آپ کو، میں نے حکومت کو کچھ نہیں کہا۔ میری گزارش یہ ہے کہ جو میری امنڈمنٹ آگئی ہے اور یہ صوبے کے حوالے سے ہے آپ۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی جو چاروں امنڈمنٹس ہیں ناں وہ تقریباً یہی Rates پہ ہی ہیں؟

جناب احمد کنڈی: جی سر۔

جناب سپیکر: اور کیا کہتے ہیں آپ؟

جناب احمد کنڈی: میری تو گزارش ہے یہی کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب سپیکر: کمیٹی میں نہیں جاسکتی ناں۔

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر، میں نے صرف ایک بات کی، آپ مجھے جواب دے دیں، اگر ایک Mineral کی قیمت فروخت سو روپے ہو، آپ سے سوال ہے، صرف اس کا جواب دے دیں پھر میں اس کے بعد جس طرح آپ حکم کریں گے اس طرح ہو گا۔ ایک آئٹم کی قیمت سو روپے ہو، اس کے اوپر رائیلٹی بھی سو روپے ہو تو وہ کاروبار بڑھے گا کہ ختم ہو گا؟ مجھے اس کا جواب صرف آپ دے دیں، اس کے بعد میری صرف یہ دست بستہ آپ سے گزارش ہے۔

جناب سپیکر: کنڈی صاحب، میرے پاس یہ ڈاکیومنٹس ہیں، پہلے جو رائیلٹی تھی وہ زیادہ تھی، یہ ابھی مجھے اسمبلی سٹاف نے دی ہیں، اب گورنمنٹ نے کم کی ہے اور یہ بل کے ساتھ بھی Attached ہیں۔

جناب احمد کنڈی: سر، میری گزارش وہی ہے، میں نے سٹڈی کیا ہوا ہے، میں نے سارا کیا ہوا ہے، اس میں تقریباً کم و بیش پینسٹھ (65) سے فنانس بل میں چیزوں کو زیادہ کر دیا جلدی جلدی میں، پھر ان کے کوئی خیر خواہ تھے جنہیں بتایا گیا کہ بھائی یار، آپ تو اس کو بالکل ٹھپ کرنے جارہے ہیں یا کیا کرنے جارہے ہیں؟ پھر انہوں نے باقیوں میں Changes کیں، انہوں نے اکیس میں Changes نہیں کیں، میں تو وہی کہہ رہا ہوں، میں نے تو مثالیں دی ہیں ان کو، یہ جا کر چیک کر لیں، میرے ساتھ یہ امنڈمنٹ نہ مانیں، ایسی چیزیں انہوں نے رکھی ہیں جن کی فروخت سو روپے ہے اور اس کے اوپر رائیلٹی بھی سو روپے ہے، اس کے اوپر مالکانہ حقوق ملیں گے، اس کے اوپر کمیشن ہو گا، اس کے اوپر رجسٹریشن فیس ہو گی، خدارا آپ یہ دوکان بند کرنے جارہے ہیں جو خیبر پختونخوا کا سب سے بڑا ریونیو کا Source ہے، میری یہی گزارش ہے، آج ان کے پاس اکثریت ہے، یہ پاس کرانا چاہتے ہیں، کریں لیکن ہم ایک چیز لوگوں تک ضرور پہنچائیں گے، یہ جو ظالمانہ اقدام کریں اور مجھے یقین ہے کہ آفتاب صاحب اور یہ لوگ جب کیبنٹ اس کو ڈسکس کریں گے تو یہ اس کو دوبارہ Revise کرنے جائیں گے، آج Mark my words یہ دوبارہ اس کو Revise کریں گے کیونکہ Otherwise یہ چیزیں بند ہونے چلی جائیں گی۔ Dolomite کی قیمت ایک سو بیس (120) روپے فروخت کی ہو اور اس کے اوپر رائیلٹی بھی ایک سو بیس (120) روپے کی ہے۔

جناب سپیکر: ہاں جی، وزیر محترم پھر میں اس کو ووٹنگ کے لئے ڈال دیتا ہوں۔

جناب احمد کنڈی: میری گزارش تو یہ یہی ہے۔

جناب سپیکر: بس وزیر، گورنمنٹ کی طرف سے Response نہیں آرہا، تو بس اس کو ووٹنگ پہ ڈالتے ہیں۔

The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

نہیں وہ واضح ہے، جو Yes والے ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔ دو، چار، چھ، سات، آٹھ (گنتی کرکے) ٹھیک ہے جی، اور جو No والے ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔

(The motion was dropped)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it, the amendment is dropped. Second Amendment in Clause 2 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his second amendment in clause 2 of the Bill.

Mr. Ahmad Kundi: Sir, I beg to move that in clause 2, in clause (b), for the figure '500', the figure '300' may be substituted.

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، اس کو بھی ووٹ پہ ڈال دیں؟ اب تو ووٹ پہ ہی ڈالیں گے ناں، ڈسکشن تو اس پہ ہو چکی ہے ناں۔

وزیر قانون: ڈال دیں جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was dropped)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it, the amendment is dropped. Third Amendment in Clause 2 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his third amendment in clause 2 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.

Mr. Ahmad Kundi: Thank you Sir, I beg to move that in clause 2, in clause 3, for the figure '50', the figure '25' may be substituted.

جناب سپیکر: ووٹنگ پہ ڈال دیں؟

وزیر قانون: ووٹنگ کر دیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was dropped)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it, the amendment is dropped. Fourth Amendment in Clause 2 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his fourth amendment in clause 2 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.

Mr. Ahmad Kundi Thank you Sir, I beg to move that in clause 2, in clause (d), under the proposed heading 'CONSTRUCTION AND INDUSTRIAL MINERAL GROUP' against the proposed Serial Nos. 2, 4, 11, 13, 15, 17, 18, 19, 20, 21, 24,

25, 27, 38, 42 and 44, in Column No. 3, under the sub heading "Royalty Rates", for the figures '500', '300', '120', '200', '800', '600', '400', '500', '300', '350', '250', '90', '150', '120', '300', and '450', the figures '300', '150', '75', '100', '400', '400', '250', '400', '200', '150', '100', '50', '100', '75', '110' and '240' may be substituted respectively.

جناب سپیکر: وزیر محترم، اسے بھی ووٹنگ پہ ڈال دیتے ہیں؟

وزیر قانون: ڈال دیں ووٹنگ پہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was dropped)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it, amendment is dropped. Now, the question before the House is that the original clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original clause 2 stands part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا معدنیات مجریہ 2024 کا پاس کا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Mines and Minerals (Second Amendment) Bill, 2024 may be passed? The Minister for Law, please.

Minister for Law: Thank you Mr. Speaker, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Mines and Minerals (Second Amendment) Bill, 2024 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House that the Khyber Pakhtunkhwa, Mines and Minerals (Second Amendment) Bill, 2024 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا فنانس مجریہ 2024 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 12, 'Consideration of Bill': The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance (Amendment) Bill, 2024 may be taken into consideration at once. The Minister for Law, please.

Minister for Law: I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance (Amendment) Bill, 2024 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance (Amendment) Bill, 2024, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that the clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. First Amendment in Clause 2 of the Bill: Ms. Sobia Shahid, MPA, to please move her first amendment in clause 2 of the Bill. Ms. Sobia Shahid, MPA, please (Lapsed). Second Amendment in Clause 2 of the Bill: Ms. Sobia Shahid, MPA, to please move her second amendment in clause 2 of the Bill. (Lapsed) Now, the question before the House is that the original clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes'

مجھے ایک دو کی آواز 'No' کی آگئی تو پھر ادھر چلی جائے گی بات۔

Those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original clause 2 stands part of the Bill. Preamble and long tile also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا فنانس مجریہ 2024 کا پاس کیا جانا

Nr. Speaker: 'Passage Stage': The Minister for Law, to please move the Khyber Pakthunkhwa, Finance (Amendment) Bill, 2024 may be passed? The Minister for Law, please.

Mr. Aftab Alam Afridi (Minister for Law): Thank you Mr. Speaker, I intend to move that the Khyber Pakthunkhwa, Finance (Amendment) Bill, 2024 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakthunkhwa, Finance (Amendment) Bill, 2024 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

اچھا، کل کچھ آنریبل ایم پی ایز ڈسکشن کرناچاہ رہے تھے، تو وہ نام میرے پاس لکھے ہوئے ہیں جی، میں اسی ترتیب سے جاؤں گا، یہ کل کا میرے پاس لکھا ہوا ہے۔ منیر حسین لغمانی صاحب۔

جناب منیر حسین: شکریہ جناب سپیکر، کل میں نے جس بات پہ گزارش کی تھی کہ مجھے اجازت دی جائے، وہ لوڈشیڈنگ کے بارے میں تھی کہ میرے حلقے میں دو فیڈرز ہیں، ایک گڑھی حبیب اللہ اور دوسرا بوئی فیڈر، ان پہ انتہائی زیادہ لوڈشیڈنگ ہو رہی ہے اور شیڈول سے ہٹ کر لوڈشیڈنگ ہو رہی ہے جس پہ آج گڑھی حبیب اللہ کے دکانداروں اور عوام نے احتجاج کیا، روڈ بند تھا اور جس سے سیاحوں کو بھی بہت زیادہ تکلیف ہوئی لیکن لوگ انتہائی زیادہ پریشانی میں ہیں، تحصیل بالاکوٹ بالعموم اور گڑھی حبیب اللہ اور اس سے نواحی جو علاقہ جات ہیں، ان میں بہت زیادہ لوڈشیڈنگ ہو رہی ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ انرجی اینڈ پاور ڈویژن جو ہمارا محکمہ ہے، وہ اس کا نوٹس لے اور پیسکو اور پیڈو کے جو ذمہ داران ہیں، ان سے بات کرے تاکہ یہ ناروا لوڈشیڈنگ ختم ہو لیکن آج کے لئے میں نے یہ گزارش کی تھی کہ آج کے جو حالات ہیں، آج بارش کی وجہ سے پورے صوبہ میں بالعموم اور میری تحصیل بالاکوٹ میں بالخصوص انتہائی زیادہ تباہی ہوئی ہے، روڈز سارے بند ہیں، پل نالوں اور دریا میں بہہ گئے ہیں، آمدورفت انتہائی مشکل ہے، ہزاروں ٹورسٹس انتہائی مشکلات میں ہیں، تو میری یہ گزارش ہو گی گورنمنٹ سے کہ ہنگامی حالات Declare کر کے ٹورسٹس کی بھی مدد کی جائے اور آمدورفت میں جو Sliding ہوئی ہے، اس کو ختم کیا جائے، مانڈری کے مقام پر مین شاہراہ پہ پل دریا میں بہہ گیا ہے، نوری ویلی کے سارے پل دریا میں بہہ گئے ہیں، جانی نقصان ہوا ہے، جو جانی نقصان ہوا ہے ان لوگوں کو، ان کے لواحقین کو بھی معاوضہ دیا جائے اور جو نقصانات ہوئے ہیں، ان کا باقاعدہ اندازہ لگا کر نقصانات کا ازالہ کیا جائے اور سب سے بڑی بات جناب سپیکر، اس پہ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ جو محکمہ ایریگیشن، میں جناب سے گزارش کرتا ہوں کہ رول 240 کے تحت۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں لغمانی صاحب، ابھی آپ اس پہ بات کرلیں، ہم وزراء سے وہ لے لیتے ہیں، اس پہ قرارداد آپ بعد میں لے آئیں۔

جناب منیر حسین: ٹھیک ہے، وہ میں بعد میں، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، ہم نے ایک چیز جب Decide کردی کہ Proper channel پہ۔

جناب منیر حسین: سر، یہ قرارداد۔ یہ تو آج رات ہوا ہے اور میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ایمرجنسی Declare کی جائے، یہ تو لوگ انتہائی زیادہ مشکلات میں ہیں، ان حالات میں یہ قرارداد Proper channel پر نہیں آسکی ہے۔

جناب سپیکر: گورنمنٹ Declare کرے گی ناں، ہم گورنمنٹ کی Consent لے لیتے ہیں۔

جناب منیر حسین: ٹھیک ہے سر، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جناب وزیر قانون، یہ جو لغمانی صاحب نے باتیں کی ہیں، یہ آپ نے سنی ہیں؟ نذیر احمد عباسی صاحب، آپ Respond کرنا چاہیں گے؟ وزراء صاحبان Attentive رہا کریں۔ Order in the House، سیدھے ہو کر بیٹھیں جی، پھر آپ سارے کہتے ہیں بات کوئی نہیں سنتا، لغمانی صاحب نے پورا قصہ بیان کردیا ہے، اس کا جواب ہی نہیں آرہا۔

جناب نذیر احمد عباسی (وزیر مال واملاک): شکریہ سپیکر صاحب، میں ان کی بات کو تھوڑا سا آگے بڑھاؤں گا جو آج بھی لوڈشیڈنگ کے خلاف گڑھی حبیب اللہ میں ہڑتال ہوئی ہے، اس سے چونکہ میرا ملحقہ حلقہ ہے اور اس فیڈر سے بہت سے دیہات اور یونین کونسلز ہماری بھی Feed ہو رہی ہیں۔ جناب سپیکر، یہ پچھلے کوئی تین چار مہینوں سے وہاں پر بڑی ظالمانہ قسم کی لوڈشیڈنگ ہو رہی ہے، بارہا ان کو اس سے آگاہ کیا گیا اپنی اس مشکل سے، لیکن اس وقت تک اس میں رتی بھر بھی کمی نہیں لائی گئی اور اب مجبوراً گوگوں نے Strike کی ہے، روڈز بند کئے ہوئے ہیں، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس اسمبلی کے فورم سے ہمیں جو متعلقہ حکام ہیں پیسکو ہے، ان کو بتایا جائے کہ وہ کم از کم بتائیں کہ جی یہ جو Repair کا جو عمل ہو رہا ہے، وہ اس کی وجہ سے یہ ہو رہا ہے، تو یہ عمل تو دو دن چار دن دس دن تو سمجھ میں آتا ہے لیکن گزشتہ تین چار ماہ سے یہ لوڈشیڈنگ جو ہے، بڑی شدید قسم کی لوڈشیڈنگ ہے اور گرمی کا موسم ہے اور لوگوں کے لئے وہاں پہ بڑی مشکل ہے۔

جناب سپیکر: Flooding کے اوپر یہ ایک بات ہوگئی، یہ کل کرنا چاہتے تھے، اچھا ہے، آپ نے بھی اس کے اوپر بات کرلی۔ آج جو لغمانی صاحب نے نکتہ اٹھایا ہے، وہ جو بارشیں ہوئی ہیں اور کل سے جو Flooding ہے اور رابطہ پل سارے بہہ گئے ہیں، پورے علاقوں میں تباہی ہوگئی ہے، تو منیر حسین صاحب یہ چاہ رہے ہیں کہ گورنمنٹ اس پہ Emergency declare کرے، اس پہ Kindly respond کریں۔

وزیر مال واملاک: میں تھوڑا سا اس پہ، میں بالکل ان کی اس بات کی حمایت کرتا ہوں اور بالکل یہی پوزیشن ہے جی، چونکہ سارا جو یہ ایریا ہے، پہاڑی علاقہ ہے، Land sliding کی وجہ سے روڈز بند ہیں، انہوں نے بتایا کہ ناران کاغان اور یہ جو ہمارا ایریا ہے، اس میں بھی بہت سے ٹورسٹس پھنسے ہوئے ہیں اس وقت ہزاروں کی تعداد میں جن کو دوسرے راستوں سے نکالنے کی کوشش کی

جارہی ہے، تو یہ وہ صورتحال ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ ایمرجنسی کی طرف ہے تو میں بالکل ان کی حمایت کرتا ہوں اور حکومت کو اس سلسلے میں بالکل اقدام کرنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: جناب ڈاکٹر امجد صاحب۔

جناب امجد علی (معاون خصوصی ہاؤسنگ): شکریہ جناب سپیکر صاحب، جس طرح انہوں نے کہا کہ لغمانی صاحب نے اور منسٹر ریونیو صاحب نے کہ جو حالیہ بارش ہوئی ہے، تو یہ جتنے بھی Northern areas ہیں ان ساروں میں Land sliding ہو چکی ہے، خاص کر ناران میں لوگ پھنسے ہوئے ہیں، ابھی منسٹر ٹورازم میرے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور سی ایم ہاؤس میں بھی میں گیا ہوا تھا، تو وہاں بھی اس کو باقاعدہ طور پہ Monitor کیا جا رہا ہے، جتنے بھی کمشنر صاحبان ہیں، جتنے بھی ڈی سی صاحبان ہیں، ان کو ڈائریکشن جا چکی ہے اور وہاں پہ جتنی بھی Land sliding ہو چکی ہے، تو وہاں بھی مشینری لگی ہوئی ہے اور لوگوں کو بھی Rescue کر رہی ہے، تو یہ جو میری انفارمیشن تھی صوبائی گورنمنٹ کی طرف سے اور سی ایم ہاؤس میں جب میں گیا ہوا تھا تو وہاں کے سارے، کیونکہ یہ جو Alert تھا، یہ پہلے جاری ہو چکا تھا کہ مون سون کی بارشیں ہو رہی ہیں، تو بالکل اس پہ صوبائی گورنمنٹ کام کر رہی ہے اور ان شاءاللہ جتنے بھی لوگ ہیں، جتنے بھی سیاح ہیں، ان کو بھی Rescue کر رہے ہیں اور جتنے بھی روڈز وغیرہ پر Sliding ہوئی ہے، اس میں بھی مشینری لگی ہوئی ہے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا۔ لائق محمد خان، آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

جناب لائق محمد خان: پوری طرح بات نہیں سنی، جس طرح کہ لغمانی صاحب نے کہا ہے، ابھی آپ ٹی وی پہ دیکھ لیں کہ بہت بڑی تباہی ہوئی ہے اس بالاکوٹ تحصیل میں، تو Kindly آپ اس پہ رولنگ دے دیں کہ فوراً وہاں پہ ٹیمیں پہنچیں، ابھی تک بالکل ٹس سے مس نہیں ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر، ہم گئے تھے، میں اور لغمانی صاحب نے اندر سے فون کر کے ابھی آئے ہیں کہ بالاکوٹ میں ہزاروں سیاح جو ہیں دونوں طرف سے پھنسے ہوئے ہیں اور تین پل جو ہیں وہ بہہ گئے ہیں، تو کوئی ایمرجنسی پل یا جس طرح بھی ہو سکے کہ لوگوں کو اس وقت تھوڑا سا ریلیف مل سکے۔ مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: آنریبل ممبر، میری بھی بات ہوئی تھی، ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کام کر رہی ہے، پولیس وہاں پہ موجود ہے، کمشنر ہزارہ اور ڈپٹی کمشنر مانسہرہ اس سارے Process کو دیکھ رہے ہیں، ہمارے پاس محکمے موجود ہیں، Provincial Disaster Management بھی ہے، 1122 بھی ہے، تو جناب، رولنگ کی بات نہیں ہے، لغمانی صاحب یہ چاہ رہے ہیں کہ گورنمنٹ Emergency declare کرے، ایمرجنسی میں قواعد وضوابط ذرا تبدیل ہو جاتے ہیں تو بس اس کو دیکھ لیں جی اور میرا خیال ہے کہ یہ Genuine ہے اور ہاں، وہ تو قرارداد پیش کرنا چاہتے تھے، ہم نے کہا کہ ڈائریکٹ قرارداد نہ کریں، تو اب میرا خیال ہے کہ ایمرجنسی ہے، تو منیر حسین صاحب، آپ Rules relax کرائیں اور اس پہ قرارداد پیش کریں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب لائق محمد خان: میری یہ گزارش ہے جناب کہ Rule 240 کے تحت Rule 124 کو معطل کیا جائے اور مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honourable Member to move the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The rule is suspended.

قراردادیں

جناب منیر حسین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں اس ایوان میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ آج بارش کی وجہ سے پورے صوبہ خیبر پختونخوا میں بالعموم اور تحصیل ضلع مانسہرہ میں بالخصوص پیدا ہونے والی صورتحال کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں اور ایوان کے توسط سے صوبائی گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس سلسلہ میں فوری اقدامات کئے جائیں، روڈ خصوصاً شاہراہ کاغان فوری طور پر کھول دیا جائے، مہانڈری کے مقام پر بہہ جانے والے پل اور علاقہ منور میں دیگر پل جو سیلاب میں بہہ گئے ہیں، کے متبادل انتظامات کئے جائیں اور ضلع مانسہرہ میں فوری طور پر Disaster management cell کا Warehouse مستقل طور پر قائم کیا جائے اور تمام اداروں کو حکم دیا جائے کہ فوری طور پر ٹورسٹس اور دیگر عوام کی نقل و حرکت کو ممکن بنایا جائے اور آئندہ کے لئے ایسے واقعات سے نمٹنے کے لئے مستقل بنیادوں پر اقدامات کئے جائیں اور جہاں جانی نقصان ہوا ہے، اس کا تعین کیا جائے اور معاوضہ دیا جائے، اس کے علاوہ اس تحصیل میں Emergency declare کی جائے۔ تھینک یو سر۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

منیر حسین صاحب، اگر یہ پورے ضلع میں آپ کہہ دیتے تو اس سائڈ پہ بھی Flooding ہوئی ہے بہر حال۔

جناب منیر حسین: سر، میں اس میں ترمیم کی اجازت چاہتا ہوں، پورے صوبے میں کردی جائے، پورے صوبے میں کر دی جائے تو ساتھ سب۔

جناب سپیکر: پورے صوبے میں ہونی چاہیئے ناں جی، ایک تحصیل کو نہ لیں، اسی ریزولیوشن میں آپ امنڈمنٹ Move کر دیں۔

جناب منیر حسین: ٹھیک ہے جی، میں کردیتا ہوں، میں ابھی لکھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: باقی بھی کسی جگہ Flooding ہوئی ہے، افتخار جدون صاحب، ٹھیک ہے پورے صوبے کا کر لیں جی، گورنمنٹ پھر دیکھ لے گی کہ جہاں جہاں ہے تو پھر اس کے مطابق وہ Notify کر دے گی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: اب بیٹھ جائیں، Flood پہ یہ آگئی قرارداد، پورے صوبے کے لئے آگئی، اسی موضوع پہ بات کریں گے۔

(شور)

جناب سپیکر: وہ بھی بات کرنا چاہتے ہیں، وہ بھی تو ٹھہریں، مجھے اس Amended قرارداد کو لینے دیں، آپ کیا کہنا چاہتے ہیں

Member: Point of Order.

جناب سپیکر: او بھئی، ریزولیوشن میں کہاں سے آگیا Point of Order؟ (شور) وہ کوئی اور ریزولیوشن ہے ناں، اب تو Rules suspend ہو چکے ہیں، پہلے ایک چیز کو ٹھیک کر لیں، ایمرجنسی کے حوالے سے پورا صوبہ Cover ہو گیا ناں جی۔ یہ منیر حسین صاحب، آپ پیش کر دیں امنڈمنٹ (شور) وہ تو پھر اس کو جوائنٹ کر دیں، جوائنٹ ریزولیوشن لے آئیں، اس پہ باقیوں کے Sign بھی لے لیں، جوائنٹ ریزولیوشن کر لیں۔ افتخار جدون صاحب، یہ Flooding کے حوالے سے جو ریزولیوشن ہے، اس پہ جس جس نے کرنے ہیں، اپنے اپنے Sign کر دیں، یہ ہم جوائنٹ ریزولیوشن کے طور پہ لے لیں گے۔ منیر حسین صاحب، یہ آپ Amended resolution پیش کر دیں تاکہ ہم اسے پاس کریں، پھر آگے چلیں، لکھ کر آپ پڑھیں، تو پھر میں ہاؤس کو Put کروں۔

جناب منیر حسین: میں دوبارہ پڑھ لیتا ہوں، ساری اسی کو پڑھ لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: Amended resolution ہے، آپ نے جہاں سے امنڈمنٹ کی ہے، وہی صرف آپ Amended area پڑھ لیں۔

جناب منیر حسین: سر، اور پورے صوبے میں Emergency declare کی جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the amended joint resolution, moved by the honourable Member(s) may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

جناب عبدالغنی، ایم پی اے۔

جناب عبدالغنی: شکریہ جناب سپیکر، خیبر پختونخوا اور ملک کے دیگر علاقوں میں جہاں معدنیات اور بالخصوص کوئلہ مائننگ (Coal mining) کے حوالے سے جو طریقہ کار اور کان کنی میں جہاں ہزاروں لاکھوں افراد اپنا ذریعہ معاش پیدا کرتے ہیں، وہاں بد قسمتی سے خیبر پختونخوا کے ضلع خیبر جو دہشت گردی کی جنگ میں بری طرح متاثر ہے، عوام کے گھر بار، بازار اور کھیتی باڑی وغیرہ مکمل

طور پر ختم ہو گئے ہیں، وہاں ضلع خیبر میں کان کنی اور سب سے بڑی وافر مقدار میں Rich formation کے حامل علاقے میں کوئلہ مائننگ (Coal mining) پر کام بغیر کسی جواز کے بند رکھا گیا ہے۔ جناب سپیکر، اس وقت ضلع خیبر میں دو سو کے لگ بھگ کوئلہ مائننگ لیز (Coal mining lease) کا اجراء کیا گیا ہے لیکن بد قسمتی سے ضلع خیبر میں EL-4 license جو کہ ڈی سی انتظامیہ جاری کرتی ہے تاحال بند ہے۔ لائسنس کے عدم اجراء کی وجہ سے نہ صرف کوئلہ کمپنیوں کے لاکھوں نہیں کروڑوں روپے Investment نقصان کی طرف جا کر ڈوب رہی ہے۔ کوئلہ مائننگ (Coal mining) کے علاوہ ضلع خیبر میں دیگر درجنوں کے حساب سے معدنیات کی بھاری کھیپ موجود ہے جس میں Chromites, Lead, Copper, Magnesium, Potassium, Laterite, Zinc oxide and Clascide اور بہت سی دیگر معدنیات کے قانونی حصول سے خزانے کو کروڑوں روپے، اربوں روپے کا فائدہ با آسانی مل سکتا ہے۔ EL-4 license کے اجراء کے لئے تمام Lease holders کے لئے مروجہ طریقہ کار SOP بھی جاری کی جا چکی ہے لیکن Blasting material استعمال کرنے کے لئے اجازت نہیں دی جا رہی ہے۔ جناب سپیکر، ہمارا ضلع خیبر دہشتگردی کی وجہ سے بری طرح متاثر ہوا ہے اور وہاں پر روزگار کرنے کے کوئی دیگر مواقع نہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ضلع خیبر کے تمام Lease holders کے لئے EL-4 licensee کا اجراء کیا جائے اور وہاں کی تباہ شدہ معیشت کو دوبارہ فعال اور بحال کر کے ہزار خاندانوں کی روزی روٹی کمانے کے لئے جلد از جلد ہنگامی بنیادوں پر قابل اقدامات کو یقینی بنائیں۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

جناب داؤد شاہ کا مائیک On کر دیں۔

جناب داؤد شاہ: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ قرارداد۔ محکمہ اعلیٰ تعلیم سے منسلک لیکچررز اپنی خدمات بڑی ایمانداری اور خوبصورت خوش اسلوبی سے گزشتہ کئی سالوں سے سرانجام دے رہے ہیں۔ دوسرے صوبائی ملازمین کی طرح ان کو بھی مستقل کیا جائے تاکہ ان میں پائی جانے والی بے چینی ختم ہو سکے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے پر زور سفارش کرتی ہے کہ دیگر تمام ملازمین کی طرح محکمہ اعلیٰ تعلیم کے ان لیکچررز کو بھی مستقل کیا جائے جو Fictionalization of newly constructed established colleges projects کے تحت اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: یہ جوائنٹ ریزولیوشن ہے جی؟

جناب داؤد شاہ: جی جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the joint resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

بس ریزولیوشنز تو ہو گئیں ناں جی۔ علی ہادی صاحب، کل آپ بات کرنا چاہتے تھے، علی ہادی نے کل سب سے پہلے کہا تھا، تو یہ میرے پاس، دیکھیں ملک صاحب، یہ کل کے میں نے اسی طرح لکھا ہوا ہے۔

ضلع کرم میں زمینی تنازعہ پر لڑائی اور گمشدہ افراد پر بحث

جناب علی ہادی: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر، بہت شکریہ، کل موقع نہیں ملا Unfortunately لیکن بہت بہت شکریہ کہ آپ نے آج مجھے موقع دیا ہے۔ آپ کی یہاں پہ موجودگی ہم جیسے Youngsters کو Motivate کرتی ہے، خداوند تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔ جناب سپیکر، پچھلے چھ دنوں سے کرم میں خون کی ہولی کھیلی جارہی ہے، اسی حوالے سے جیسے ہی جناب سپیکر، جنگ چھڑی ہے تو میں نے آئی جی صاحب سے، کمشنر صاحب سے اور چیف سیکرٹری صاحب سے رابطہ کیا اور انہیں Inform کیا اور کرم کے حالات سے انہیں آگاہ کیا۔ آج کمشنر صاحب اور ہمارے آر پی او صاحب کرم میں اگر موجود ہیں تو یہ تگ و دو میں نے بذات خود کی ہے۔ جناب سپیکر، اس کے علاوہ جب زمینی راستے بھی بند، آسمانی راستے تو ویسے بھی بند ہیں کرم کے، جناب سپیکر، جب میڈیسن کی قلت ہوئی ہے، زخمیوں کی تعداد جب بڑھ گئی ہے، میڈیسنز کی قلت ہو گئی، Surgical items نہیں تھے، ہوائی راستے بھی بند، زمینی راستے بھی بند، جناب سپیکر، میں جانتا ہوں اور میرا رب جانتا ہے کہ میں نے کرم میں ساری چیزیں کیسے پہنچائی ہیں۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر، کل زخمیوں کو Refer کر دیا گیا تھا پشاور تو بیچ راستے میں ان پہ پتھراؤ ہوتا ہے، ان کو پھر ہم نے سی ایم ایچ ٹل منتقل کر دیا، اس کے بعد صبح سیکیورٹی کے ساتھ پشاور سی ایم ایچ انہیں منتقل کر دیا گیا۔ جناب سپیکر، دو فریقین کے مابین یہ زمینی مسئلہ تھا، دونوں فریقین مطمئن بھی ہو جاتے ہیں، فیصلہ بھی لے لیتے ہیں، جب Implement کرنے کی بات آتی ہے تو حکومت اس چیز میں ناکام ہو جاتی ہے اور یہ ناکامی کی وجہ ہے کہ پورے کرم میں جنگ پھیل گئی۔ جناب سپیکر، بدقسمتی یہ ہے کہ ہم ایکس فاٹا کے جتنے بھی یہاں پہ ایم پی ایز موجود ہیں، ہمارے ساتھ سوتیلی ماں کا سلوک کیا جارہا ہے، انسانوں کی نظر سے تو ہمیں دیکھا ہی نہیں جارہا۔ جناب سپیکر، دو سو (200) سے زائد زخمی ہو چکے ہیں، چالیس سے زائد شہید ہو چکے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ سارے شہید ہم سے ایک سوال کر رہے ہیں، وہ یہ کہہ رہے ہیں بِاَیِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ کہ کس گناہ میں ہمیں قتل کر دیا گیا ہے، ان کی مائیں ہم سے پوچھ رہی ہیں کہ ہمارے بیٹوں کو کس گناہ میں قتل کر دیا گیا ہے، بہنیں پوچھ رہی ہیں بھائی کو کس گناہ میں قتل کر دیا گیا ہے، بچے پوچھ رہے ہیں کہ ہمارے باپ کو کس گناہ میں قتل کر دیا گیا ہے؟ جناب سپیکر، وہ ایک اونٹ کا واقعہ ہوا تھا، یہ میں بیان کرنا چاہوں گا، تین دن میڈیا والوں نے اسے Highlight کیا ہے، چھ دنوں

سے کرم میں جنگ چھڑی ہے، پورا میڈیا خاموش رہا ہے، کسی نے کوئی بھی بیان نہیں دیا۔ یقیناً ظلم ہوا تھا، جبر ہوا تھا، آواز اٹھانی چاہیئے تھی اونٹ کے حوالے سے، بے زبان جانور تھا لیکن بد قسمتی اس بات کی ہے کہ چالیس لوگ شہید ہوئے ہیں، میڈیا کو وہ نظر نہیں آئے، دو سو (200) لوگ زخمی ہوئے، میڈیا کو وہ نظر نہیں آئے، دس سے لے کر پندرہ پندرہ لوگ روڈ پہ پڑے رہے ہیں، میڈیا والوں کو وہ نظر نہیں آئے اور جس میڈیا نے بھی بیان دیا ہوا ہے، ایک آدھ نے دے بھی دیا ہے لیکن انہوں نے بھی غلط بیانی کی ہے۔ جناب سپیکر، ہم کرم میں امن چاہتے ہیں، میرا بھی دل کرتا ہے کہ یہاں پہ میں Questions / answers session میں اپنا حصہ ڈالوں لیکن جب میرے کرم کے حالات ہی ایسے ہیں کہ امن نہیں ہے، تعلیمی نظام درہم برہم ہو چکا ہے، کاروباری نظام درہم برہم ہو چکا ہے، وہ سٹوڈنٹس جو انٹرویوز دینے کے لئے وہاں پہ بیٹھے ہوئے تھے، وہ انٹرویوز نہیں دے پائے ہیں، جو پاکستان سے باہر جانا چاہتے تھے تعلیمی سلسلے میں، انہیں یہ موقع نہیں دیا گیا کہ وہ اپنی قوم کی نمائندگی احسن انداز میں کریں، جب وہ کامیاب ہوتے ہیں جناب سپیکر، میں عوام سے بھی گزارش کرتا ہوں، ابھی تک لڑائی جھگڑوں سے کوئی حل نہیں نکلا، اس کے بعد بھی لڑائی جھگڑوں سے کوئی حل نہیں نکلنا ہے، مل بیٹھ کر امن و امان کے ساتھ ان مسئلوں کا حل نکالنا چاہیئے جب ابھی تک حل نہیں نکلا، اس کے بعد بھی نہیں نکلے گا۔ جناب سپیکر، یہ جو دس پندرہ شہداء کی میں نے بات کی ہے، اس کا درد کوئی مجھ سے پوچھے کیونکہ جیسے یہ روڈوں پہ پڑے ہوئے تھے، میں نے اپنے والد شہید کو ایسے روڈ پہ پڑا ہوا دیکھا ہے، اس درد کا کوئی مجھ سے پوچھے۔ جناب سپیکر، میں صرف یہ بات کرنا چاہوں گا کہ ہمارے کرم پہ، اور وہ علاقے جہاں پہ ظلم و بربریت ہو رہی ہے، وہاں پہ امن قائم کرنے کے لئے ٹھوس اقدامات اٹھائے جائیں۔ ہم جناب سپیکر، لاشیں نہیں اٹھا سکتے، 2024 میں بیٹھ کر بھی ہم لاشیں اٹھا رہے ہیں۔ آخر میں جناب سپیکر، میں صرف ایک ہی بات کروں گا کہ سب سے اہم جو چیز ہے وہ یہی ہے کہ ہمارے زخمیوں کو فی الفور ہیلی کاپٹر میں پشاور منتقل کر دیئے جائیں۔ میں نے آپ کے سامنے واقعہ رکھ دیا کل کا کہ جب زخمیوں کو Refer کر دیا گیا تھا پشاور، تو راستے میں ان پہ پتھراؤ ہوا ہے۔ جناب سپیکر، Critical condition ہے، اگر وہ By road بھی آئے تو آدھے راستے میں وہ دم توڑ جائیں گے۔ تو جناب سپیکر، میں گزارش کرتا ہوں کہ ہمارے کرم کے جتنے بھی زخمی موجود ہیں، ان کے لئے ہیلی کاپٹر کا انتظام کیا جائے اور آخر میں جناب سپیکر، ز°ہ دانسان °یراو°پ°سہ°ی خوزہ صرف داوایم چ° د شہید عرفانی داخبرہ بہ زہ کوہ، شہید عرفانی بہ داوئیل چ° زہ امن غوا°م خو غیرت سرہ امن غوا°م، داسہ° امن غوا°م چ°ھغ°ک°°عزت ھم وی، داسہ° امن غوا°م چ°ھغ°ک°°غیرت ھم موجود وی، تو جناب سپیکر، امن کے لئے جتنے بھی ہمارے یہاں پہ موجود Colleagues ہیں، ہمارے ایم پی اے صاحبان ہیں، اپنی اپنی جگہ پہ جتنی آواز آپ اٹھا سکتے ہیں جناب سپیکر، میں گزارش کروں گا ان سے کہ وہ بھی آواز اٹھائیں۔ بہت شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> جناب وزیر محترم، آنریبل ممبر شفیع اللہ جان صاحب بھی ادھر ہی ہیں، آپ کا بھی یہی مسئلہ تھا، آپ بھی اس پہ بات کر لیں، پھر آخر میں میرا خیال ہے پھر ہم وزیر محترم کو تکلیف دیں۔ جناب شفیع اللہ جان۔

جناب شفیع اللہ جان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، مجھ سے پہلے میرے Colleague ہادی صاحب نے ضلع کرم پہ بات کی اور میں صرف اس میں کچھ چیزیں Add کرنا چاہوں گا کہ عملی طور پہ میرا حلقہ اس وقت مفلوج ہے۔ جناب سپیکر، میں نے پہلے بھی یہ بات کی اور میں آج بھی یہ بات کر رہا ہوں کہ جو کچھ بنوں میں ہوا، جو کچھ کرم میں ہو رہا ہے، اس کی تپش پورے KP میں ہو گی، کوئی یہ نہ سمجھے کہ آج بنوں اور کرم میں جنگ چھڑی ہوئی ہے یا وہاں پہ آگ لگی ہوئی ہے تو ہم اپنے گھر میں بڑے محفوظ ہیں، سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جناب سپیکر، کل سے میرا حلقہ عملی طور پہ مفلوج ہے، کچا پکا کے مقام پہ ہزاروں لوگ کل سے بیٹھے ہوئے تھے، میں نے خود اپنے ڈی پی او کے ساتھ مل کر، اپنی انتظامیہ کے ساتھ مل کر کل رات چار بجے تک میں گراؤنڈ پہ بیٹھا رہا، ان کے ساتھ کہیں جا کر بارہ بجے ایک دفعہ روڈ کھلتا ہے پھر کچھ عناصر آتے ہیں، رات کو تین بجے دوبارہ روڈ بند کر دیتے ہیں۔ جناب سپیکر، بات بڑی سادہ سی ہے کہ جنگ کسی چیز کا حل نہیں ہے، جب امن ہو گا تو ترقی ہو گی، ترقی ہو گی تو خوشحالی آئے گی، خوشحالی آئے گی تو یہ معاشرہ آگے بڑھے گا، یہ بات سب ذہن نشین کر لیں کہ یہ جو آگ لگی ہوئی ہے، اگر یہ آگ آگے بڑھی تو کوئی نہیں روک پائے گا۔ جناب سپیکر، میں صرف ایک چیز یہاں پہ کہنا چاہوں گا کہ وہ کون سے عناصر ہیں جو رات کو بارہ بجے مذاکرات کامیاب ہوتے ہیں، روڈ کھلتا ہے اور تین بجے دوبارہ بند ہو جاتا ہے، کیا ریاست اتنی کمزور ہو گئی ہے کہ دس بارہ لوگ نکلتے ہیں کہ جی ہم معاہدہ نہیں مانتے اور دوبارہ تین بجے روڈ آ کر بند کر دیتے ہیں، یہ وہی روڈ ہے جہاں سے زخمیوں نے آنا ہے، یہ وہی روڈ ہے جس سے لوگوں نے جا کر پشاور پہنچنا ہے، کوہاٹ آنا ہے، یہ بالکل جی مین روڈ ہے، مین چوک ہے اور آپ ریاست کی کمزوری دیکھیں کہ اس کے Re-action میں آگے نصرت خیل میں روڈ بند ہو جاتا ہے، اس کے Re-action میں جا کر ہنگو میں روڈ بند ہو جاتا ہے، تو ریاست کہاں ہے؟ کون ذمہ داری اٹھائے گا اس کی؟ جناب سپیکر، جنگ کسی چیز کا حل نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ریاست کی بات کر رہے ہیں یا حکومتی اداروں کی بات کر رہے ہیں؟

جناب شفیع اللہ جان: میں دونوں کی بات کروں گا لیکن میرا زیادہ Emphasis ریاست ہے کہ وہ کون سے عناصر ہیں؟ میں آپ کو یہاں پہ ایک اور چیز Add کروں کہ جب میں کل رات کو چار بجے موجود تھا، جو لوگ روڈ بند کر رہے تھے، وہ میرے کوہاٹ کے تھے ہی نہیں، میرے حلقے کے ہی نہیں تھے وہ، میں نے مشران کو بٹھایا، میں نے کہا جی ان سے بات کریں، وہ کہتے ہیں جی یہ ہمارے لوگ ہیں ہی نہیں، ہم ان سے بات کیسے کریں؟ تو اس کا پتہ لگایا جائے کہ وہ کون سے عناصر ہیں جو اس طرح کے لوگ آتے ہیں، روڈ بند کرتے ہیں، زخمیوں کو راستہ نہیں دیتے، پتھراؤ ہوتا ہے، گاڑیوں کو نقصان پہنچتا ہے، فیملیز بیٹھی ہوتی ہیں، تو یہ ایک مذاق بن گیا ہے جی، روڈ بند کرنا، آپ کو پہلے پتہ ہے کہ کرم میں جنگ چھڑی ہوئی ہے، وہاں سے زخمیوں نے آنا ہے، ایمبولینسز نے آنا ہے، آٹھ آٹھ گھنٹے ایمبولینس رکی رہی، روک کر آٹھ گھنٹے بعد پشاور پہنچی ہے، اگر کوئی اس میں Critical مریض ہو تو وہ تو راستے میں ہی دم توڑ جائے گا اور ایسا ہوا ہے، ایسے بہت سارے کیسز میں آپ کو بتا سکتا ہوں، تو آخر میں جناب سپیکر، کہ یہ جنگ ختم ہو جائے گی لیکن وہ بوڑھی ماں انتظار میں بیٹھی ہے اپنے بیٹے کی، وہ بیوہ بیٹھی ہوئی ہے اپنے شوہر کی انتظار میں، بچے بیٹھے ہوئے ہیں اپنے بہادر باپ کے منتظر، اور ایک اور چیز کہ جس علاقے میں بھی بارود استعمال ہوا ہے، وہاں میں نے غربت ہی دیکھی ہے، یہ وطن کس نے بیچا

ہے؟ مجھے نہیں پتہ لیکن اس کی قیمت کس نے ادا کی ہے؟ وہ میں نے دیکھا ہے۔ آخر میں جناب سپیکر، میں ریاست کے اداروں سے، حکومتی اداروں سے یہ سوال کرتا ہوں، یہ میں Plea کرتا ہوں، میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اپنا Role play کریں، اس جنگ بندی میں اپنا Role play کریں، سڑک بند کرنے پہ کوئی قانونی کارروائی کریں، کوئی ایف آئی آر زدیں، کوئی قانون سازی کریں، ایک مذاق بنا ہوا ہے، کوئی بھی اٹھ جاتا ہے جی، روڈ بند کر دیتا ہے، روڈ بند کرنے کے پیچھے کیا عوامل ہیں؟ وہ ایک الگ کہانی ہے۔ آخر میں جناب سپیکر، آپ کا شکریہ Floor دینے کے لئے، اس موضوع پہ بات کرنے کے لئے، امن واحد راستہ ہے اس ملک کو اور اس صوبے کو آگے بڑھانے کے لئے، امن واحد راستہ اس صوبے کو خوشحالی کی طرف لے جانے کے لئے اور امن ہی واحد راستہ ہے اس صوبے کو ترقی کی طرف لے جانے کے لئے۔ بہت شکریہ آپ کا جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ملک لیاقت صاحب، آپ Missing persons پر۔۔۔۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: جناب ملک لیاقت، آپ Missing persons پہ کل بات کرنا چاہ رہے تھے۔

جناب لیاقت علی خان (معاون خصوصی بہبود آبادی): شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں پشتو میں اس لئے بولوں گا کہ وہ لوگ ادھر جو دھرنے پہ بیٹھے ہیں، وہ سارے پشتو والے ہیں اور پشتو میں بات پسند کرتے ہیں، اسلام آباد والے نہیں ہیں، یہ دیر میں ہیں، تو اس لئے پشتو میں بولتا ہوں۔ سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مننه کوم چې ماته په دې موقع باندې د خبرې راکولو ټائم راکړو۔ زمونږه په دیر لوئر کښې نن د اوومې ورځې نه یوه دهرنا ناسته ده روډ غاړې ته شهید چوک کښې چې هغه خلقو مطالبه دا ده چې زمونږه د کور ژوندی کسان ورک شوی دی، لا پته دی، نو تر اوسه پورې څه پته او نه لګیده، نو د هغې زه د دې اسمبلئی نه د دې ګورنمنټ نه، د دې ادارو نه، د دې ټول پاکستان نه دا مطالبه کوم چې څوک هم ګنهګار دے، مونږه د ګنهګار مرسته نه کوؤ، څوک چې دهشتګرد دے، مونږ د دهشتګرد مرسته نه کوؤ، څوک چې د ریاست دشمن دے، مونږ د هغه مرسته نه کوؤ، خو یقیناً د دی وطن څه آئین دے، قانون ئے دے، ضابطه ئے ده، څه نظام دے په دې وطن کښې، دغه خلق دې قانون ته مخامخ شی، عدالت ته دې مخامخ کړی چې یره هغه ته دې پهانسی لګوی نو زه خو وایم چې سرعام دې ورله په چوک کښې پهانسی ورکړی خو داسې نه چې لاپته بس هسې کور نه به سړے راواوځی او ورکیږې، دا تشویش نن د خیبر پختونخوا هې مور، هر پلار، هر کور او هر بچی ته دے چې د هغوی د کور نه روغ ژوندے کس راواوځی او سحر له هغه لاپته کیږی، نو زه دا پرزور مطالبه کوم د دې ایوان نه، د دې اسمبلی نه چې یره داسې دا لاپته خلق دې کم ازکم ښکاره کړے شی، چې د چاسره هم وی، څوک ګنهګار دے، مجرم دے، مونږه د مجرم مرستیا له نه یو راغلی، نه د مجرم د پاره خبره کوؤ، خو باید چې دغه عدالت ته مخی ته شی۔ دلته زمونږ څه عدالتونه شته، هغه به فیصله اوکړی، پهانسی دې ورته ورکړی نو مونږ به ورته ټول، دغه څوک چې په کومه اداره کښې چې هغه داسې څوک اونیسی چې هغه دهشتګرد دے او عدالت ورته سزا ورکړی، دغه ادارې به مونږه Appreciate کړو خو که فرض کړه داسې خلق ورکیږی نو دا خو د ځنګل قانون شو، دلته خو

هیڅ راج بیا نشته خو بس من مانی ده او چی څوک څوک اوچتوی او په کوم ځائې کښې ئې وژنی او په کم ځائیږی کښې پیدا کوی، نو د دې قانون نه نن خلق تنګ راغلی دی. لکه څنګه چې د کرمې خبره اوشوه نو زه د دغې خبرې هم تائید دا کوم چې هلته ولې مړی کیږی؟ د دې څه بنیاد شته او که نه چې دا جنګ جوړوی؟ بیا څنګه چې زمونږ شفیع جان صاحب خبره اوکړه چې د شپې خلق راځی هلته، نامعلومه خلق وی، هغه یو روډ بندوی، هیڅ څه پته ئې نه لګی، دا خلق د هغه ځائې هم نه دې، نودا خبرې حل طلب دی جی که فرض کړه دې خبرو ته مونږ پام لرنه اونه کړو نو زمونږ ټول خلق بهرنو هیوادونو ته روان دی، هر یو کس په لکهونو روپئی لګوی او خپلې زمکې جائیدادونه خرڅوی او وائی چې زه د دې وطن نه اوځم، د دې د پاره چې د مال، جان تحفظ راته نشته، نو دغې کرمې خلقو ته هم د مال جان تحفظ پکاردے، د دې صوبې د هرې ضلعې او د هر وګړی ته د مال جان تحفظ پکار دےجی، که فرض کړه داسې دغه شانتې خلق اوچتیږی نو د دې ریاست نه د خلقو اعتماد ختمیږی، دې ریاست کښې څوک ژوند بیاکول نه غواړی، هسې نه چې بیا صرف دغه خلق پاتې شی چې دا څوک خلق اوچتوی او دا نور ټول خلق ترې لاړشی، نو دوئ به بیا حکومت په چا کوی؟ زه فرض کړه ایم پی اے جوړیږم، زه منسټر جوړیږم، زه به د چا منسټر یم چې په دې صوبه کښې څوک پاتې نه شی یا څوک مړه کړو او څوک رانه بهر ته لاړ شی؟ نن پکار ده، نن د دې خبرې ضرورت دے چې هر څه شے آئینی او قانونی اوکړو او څوک هم چې د قانون، د آئین خلاف ورزی کوی نو زه غواړم چې دا آرټیکل سیکس دې پرې اولګوی او هغه دې سرعام اول پهانسی کړے شی او وروستو به د دې نورو ګنهګارو سره ګورو. ډیره مننه کوم سر.

(تالیاں)

جناب سپیکر: افتخار خان، آپ بھی اسی موضوع پہ بات کرنا چاہتے ہیں؟ اس کو میں (شور) ٹھیک ہے، پھر آج آہستہ آہستہ ایسے چلتے چلتے ہیں۔

جناب احمد کنڈی: اوکے۔ لیکن یہ نہ ہو کہ پھر آپ چلے جائیں اور ہمیں پھر محروم چھوڑ دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں نہیں جاؤں گا۔

جناب احمد کنڈی: ہم بیٹھیں ہیں شام تک۔

جناب سپیکر: جناب فضل الٰہی صاحب، مگر فضل الٰہی صاحب، ٹھہریں آپ صبر کریں۔

جناب فضل الٰہی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: فضل الٰہی کا مائیک ذرا بند کریں، ایک منٹ صبر کریں، آپ سے پہلے شفیع اللہ خان یہ Missing persons پر، اصل میں یہ میں نے کل کے نوٹ کئے ہوئے ہیں، تو اس لئے میں معذرت خواہ ہوں۔ آپ اس کے بعد بات کر لیں گے پھر۔

جناب شفیع اللہ: تھینک یو سپیکر صاحب، میں بھی Missing persons پر مختصر سی بات کرنا چاہتا ہوں، Missing persons میرے ملک کا ایک بہت بڑا المیہ ہے، ایک سنگین ایشو ہے Thousands of families اس Brutality اور بربریت کے شکار ہیں۔ جناب سپیکر، میرا پڑوسی، میرے گاؤں کا ایک لڑکا اسرار ولد فضل وہاب عرف "پاکستانے صوبیدار" جو اس

ٹائم پہ صوبیدار کے عہدہ پر فائز تھا اور اس نے اس ملک کے لئے بہت گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں، 2 جولائی 2013 کو تیمر گرہ کے بالکل قریب آشاریم گڑھ کے مقام پر سیکیورٹی فورسز نے اس کو ایک ساتھی سمیت گرفتار کرکے لے گے، ایک دو روز بعد اس کے ساتھی کو تو رہائی مل گئی لیکن سر، بارہ سال بیت گئے، ایک بہت بڑا عرصہ ہے، ایک لمبا پیریڈ ہے اور آج تک اس کی بیچاری فیملی اس کے آنے کی راہ تک رہی ہے۔ جناب سپیکر، میں بتانا چاہتا ہوں کہ اسرار کے ورثاء نے باامر مجبوری تیمر گرہ سٹی کے شہید چوک میں احتجاجی کیمپ لگا کر گورنمنٹ سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر ہمارا لڑکا، ہمارا بیٹا، ہمارا بچہ کسی جرم میں ملوث ہے تو اس کو بلا شبہ گرفتار کیا جائے، اس کو سزا دی جائے، اس کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے، لہذا میں بھی اس ایوان کی وساطت سے حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اگر اسرار کسی جرم میں ملوث ہے تو واقعی اس کو قرار واقعی سزا دی جائے، اس کو کیفر کردار تک پہنچایا جایا لیکن کم از کم اس کی گرفتاری ڈال دی جائے تاکہ لوگوں کی نفرت حکومت سے مزید نہ بڑھے۔ تھینک یو سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ہمایون خان، جی جی، آپ بات کریں۔

جناب ہمایون خان: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ جی زما خو یو دوه خبرې دی، یو د دې Missing persons په حواله زما یو خبره ده، هغه شاید چې ډیره ضروری وی، زما خپل کشر ورور چې د هغه نوم دے فخرعالم، په 31 دسمبر 2009 کښې د صوابئی نه چې کوم دے نو چهوټا لاهور یو تهانړه وه، چې د هغې نه د آرمی اهلکارو اوچت کړے دے، د هغه دوه بچی دی، یوه ئےښځه ده، تر اوسه پورې ماته خو شرعی مسئله هم نه ده معلومه، یره که هغه صرف دغه ده چې هغه د یو مدرسې طالب علم وو، هغه ګیرې والا وو، هغه عالم دین وو، اوس ماته تر اوسه پورې دا یو دکهه رارسی، دا خبره به ما بالکل نه کوله، اوسه پورې خو د هغه په کور کښې بچی دی، په هغه وخت کښې یو بچےد هغه د یوې میاشتې وو، بل بچے چې کوم دے د دوه کالو وو، هغه اوس زلمی شوی دی، هغه ماته پاپا وائی یا بابا وائی، زما کور والا ته امی وائی، د هغه کور والا هم وروکه ده۔ اوس زه په دې حیران یمه چې یره د هغه قبر دې مونږ ته اوښائی، د هغه لاش دې مونږته اوښائی چې مونږه ئے ښخ کړو، مونږ به ورله دعا کوؤ، نو کم از کم که په دې ملک کښې دا زما خپل ورور زما نه لس کاله کشر وو، دا خبره ما بالکل نه کوله خو چونکه دا بحث شروع دے، نو زه وایم چې دا دې په هغه Figures کښې شامل شی چې چا چا اؤړےدے، په 31 دسمبر 2009 کښې د سروبی ده او که زروبئی؟ یو تهانړه ده په چهوټا لاهورکښې، د هغې ریکارډ دې را اویستلے شی چې یره دا چرته اؤړلے شوےدے، کوم ځائې کښې دے؟ که دے مړ وی نو مړے دې راته اوښائی، دغه خو یو خبره وه جی، دویمه، زمونږ که د دی خبرې جواب ورکوی نو زه به بله خبره وروستو اوکړم که تاسو ځنګه وایئی۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے، اس کو۔۔۔۔

جناب ہمایون خان: اچھا جی۔

جناب سپیکر: په د° خبره او کا° وکه نه؟

جناب ہمایون خان: جی۔

جناب سپیکر: ھغہ بہ ورو ستو واخلو۔

جناب ہمایون خان: دوسرا بعد میں، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: دوسرا بعد میں لیتے ہیں، اس پہ ایک ایک بات، کسی ایک بات کو ہم کسی Conclusion بات سمجھ آجائے ناں، ابھی تک تو جو بات میری سمجھ میں آرہی ہے، منتخب اراکین اسمبلی اور اداروں کے درمیان ہم آہنگی نہیں ہے، اداروں پہ عدم اعتماد کا مسلسل اظہار کیا جارہا ہے، کافی سارے ٹائم سے میں یہ دیکھ رہا ہوں۔ اچھا اس موضوع پہ آگے کون رہ گیا تھا؟ احمد کنڈی صاحب، آپ بات کرنا چاہیں گے۔

جناب احمد کنڈی: اس موضوع پہ تھوڑا سا ہٹ کر بات کروں گا، Flood کے اوپر تھوڑا سا۔

جناب سپیکر: Floods پر تو قرارداد آگئی ناں۔

جناب احمد کنڈی: نہیں سر، وہ آگئی لیکن تھوڑا سا۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے اس کو نمٹنے دیں، پھر آپ احمد کنڈی صاحب، اگر اسی موضوع پہ بات کرتے ہیں۔

جناب احمد کنڈی: سر، وہ جو جس طرح لیاقت صاحب نے بات کی، ہادی بھائی نے بات کی کرم کے ایشو کے اوپر، Law and Order کے حوالے سے، تو میں صرف یہ حکومت کو اتنا یاد دلانا چاہتا ہوں کہ:

جو مقتل سے آرہی ہے صدائے امیر شہر ؎

مقتل سے آرہی ہے صدائے امیر شہر

اظہار غم نہ کر میرا قاتل تلاش کر

میں ان سے یہ پوچھتا ہوں، یہ جو اشک بہا رہے ہیں یہاں پہ کیبنٹ کے ممبران، ہفتہ ہو گیا ہے کہ کرم میں خون ریز جنگ لگی ہوئی ہے، صرف اتنا بتادیں کہ ان میں سے کون گیا ہے وہاں پہ اس جنگ بندی کے لئے؟ چالیس سے اوپر لوگ شہید ہو چکے ہیں، دو سو (200) سے زیادہ زخمی ہو گئے ہیں، ہم ان کو بار بار گزارش کرتے ہیں کہ خدارا آپ ایک 'ایکٹیو' حکومت کے طور پہ اپنے پیر جمائیں، نہیں تو پھر آپ اسی طرح روتے رہیں گے جس طرح رو رہے ہیں لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہو رہے ہیں، کس ڈی سی کو آپ نے Suspend کیا ہے، ایک ہفتے سے وہاں پہ خون ریزی چل رہی ہے، نام بتائیں کہ کس DPO کو آپ نے شوکاز نوٹس دیا ہے؟ جو آپ کا عملہ ہے، جو آپ کے لئے کام کرتے ہیں، جو آپ کے ہاتھ پاؤں ہوتے ہیں، یہاں پہ آپ کھڑے ہو کر بڑے بڑے مگرمچھ کے آنسو رو کر ہمیں آپ کیا Emotional وہ Touch دینا چاہتے ہیں، آپ نہیں ہیں کابینہ کے ممبر؟ (شور)

دیکھیں چھوڑ دیجئے گا مجھے بات کرنے دیں، Cross talk نہ کریں، آپ کی باتیں سنی ہیں، اب ہمیں پانچ منٹ بات کرنے دیں، اس کے بعد پھر آپ کریں۔

(شور)

جناب سپیکر: ملک لیاقت صاحب۔

(شور)

جناب احمد کنڈی: سر، آپ ان کو ذرا تھوڑا سکھادیں کہ کس طرح ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: گزارش یہ ہے کہ آپ ان کو پوری بات کرنے دیا کریں، اس کے بعد آپ بے شک اس پہ Respond کریں ناں۔

جناب احمد کنڈی: سر، میری گزارش یہی ہے، یہ جتنی بھی گالیاں دینا چاہتے ہیں، ہم برداشت سے سنیں گے لیکن جب ہم کھڑے ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، گالیاں تو نہیں دے رہے ہیں ناں، آپ ایسا نہ کریں۔

جناب احمد کنڈی: تو مطلب ہے ہماری بات یہ سنیں Eighteen amendment کے بعد Law & Order is the mandate of the provincial government، میں کیوں اس جگہ پہ جاؤں جہاں پہ میرا اختیار نہیں ہے؟ میرا اختیار یہ ہاؤس ہے، یہ صوبائی کابینہ ہمیں جواب دے گی لاء اینڈ آرڈر کے اوپر، یہ ان کا Mandate ہے، یہ ان کی ذمہ داری ہے، یہ تنخواہیں لے رہے، یہ Exchequer کے پیسوں سے مراعات لے رہے ہیں۔ بنوں میں تو آپ گئے کیونکہ لوگ نکلے تھے، پریشر تھا، یہ لوگ انتظار میں ہیں جو کرم میں دو تین لاکھ لوگ نکلیں تب یہ لوگ جائیں گے، خدارا ہم ان کو بار بار تنبیہ کرتے ہیں، وہ کام کریں جس سے آپ کی نیک نامی ہو۔ یہ ہمارے فاضل ممبر بیٹھے ہوئے ہیں، چوالیس سے اوپر لوگ شہید ہو گئے، دو سو (200) سے زیادہ زخمی ہیں، کوئی کیبنٹ کا ممبر نہیں ہے، اگر میں جاتا ہوں یا میرے دوسرے فاضل ممبر جاتے ہیں تو جناب سپیکر، وہ اپنی ذاتی حیثیت سے جا رہے ہیں، کابینہ کا کیا کردار رہا ہے؟ سوال صرف یہی ہے، اگر اس پہ آپ میں اتنی جرات نہیں ہے جو آپ کسی ڈی سی کو بات نہیں کر سکتے تو بھئی، جو آپ کا ذمہ دار شخص وہاں پہ بیٹھا ہے، کسی اے سی کو آپ نے مورد الزام نہیں ٹھہرایا، بابا! ہفتے سے لڑائی چل رہی ہے، وہاں پہ لوگ اٹھے ہیں اور جنگ بندی کی طرف بڑھے ہیں، خدارا تھوڑا سا Active role play کریں، یہ ہماری ان سے گزارش ہے اور یہی بار بار ہم ان سے کہتے ہیں کہ صوبائی حکومت کا یہ Mandate ہے اور اپنی ذمہ داری کو سنبھالیں۔ شکریہ سر۔

جناب شاہ ابوتراب خان بنگش: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اسی موضوع پہ بات کریں گے؟ شاہ تراب کا مائیک On کریں جی، مائیک On ہے آپ کا۔

جناب شاہ ابوتراب خان بنگش: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِينُ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، آپ نے موقع دیا۔ کنڈی صاحب منہ اس طرف کریں ذرا پلیز، Chair کو اس طرف کریں۔

جناب سپیکر: یہ مناسب نہیں ہے، دیکھیں شاہ تراب، میری بات سن لیں، یہ مناسب رویہ نہیں ہے، آپ ادھر Chair سے مخاطب ہوں۔

جناب شاہ ابو تراب خان بنگش: دیکھیں، جب پاکستان تحریک انصاف کی حکومت آئی تو ہم نے اپنے ساتھ یہ عہد کیا کہ ان شاءاللہ ترقیاتی کاموں کے ساتھ ساتھ ہم ان شاءاللہ امن کے لئے بھی اچھا کردار ادا کریں گے۔ جہاں پہ ہمارے محترم کنڈی صاحب نے بات کی، بالکل ہمارے لئے قابل قدر ہیں، میں جواب دہ ہوں، ان شاءاللہ جواب دوں گا۔ حکومت وقت نے، جب یہ معاملہ شروع ہوا کرم کا، تو اس میں جتنے بھی نمائندے تھے، چاہے وہ کرم کے تھے، کوہاٹ کے تھے یا، میں ہنگو سے تھا، ساروں کو حکومت نے اور ہمارے مشرانوں نے اعتماد میں لیا، اس کے ساتھ ساتھ ہمارے جو کوہاٹ کے مشر ہیں اہل سنت کے، شاہ نواز بھائی، انہوں نے اس بارے میں ایک ویڈیو پیغام بھی جاری کیا کہ کرم میں Cease fire ہو گئی ہے اور اس کا ابھی تک پتہ نہیں چلا کہ یہ جو جھگڑا شروع ہوا ہے چھ دنوں سے، یہ ایک زمینی تنازعہ تھا یا کوئی اور وجہ تھی؟ اس کے بارے میں حکومت Investigation کر رہی ہے لیکن الحمدللہ اللہ کے فضل سے جو راستے بند تھے وہ بھی کھل گئے ہیں اور جو لڑائی وغیرہ تھی، اس میں بھی Cease fire ہو گیا ہے، آج صبح اسمبلی میں آنے سے پہلے میں خود ڈی سی آفس میں بیٹھا تھا اور ان کے ساتھ ہماری یہی ڈسکشن ہوئی کہ ان شاءاللہ ہم امن کے لئے بھرپور کوشش جاری رکھیں گے لیکن آخر میں جو Important بات ہے، وہ یہ ہے کے اس مسئلے کا ابھی تک پتہ نہیں لگا کہ یہ جھگڑا شروع کہاں سے ہوا یا کس نے کیا؟ اس میں حکومت وقت جو ہے وہ ابھی Investigation کر رہی ہے۔ ان شاء اللہ اس کا بھی کچھ دنوں میں پتہ لگ جائے گا۔ شکریہ جی۔

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جناب فضل الٰہی خان، یہ بات کر لیں پھر آپ آخر میں چونکہ اس کو پھر Sum up کرتے ہیں۔

جناب فضل الٰہی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، جیسے کہ الیکشن کے بعد ہر حلقے میں آج خیبر پختونخوا کے ایم این ایز بھی ہیں، ایم پی ایز بھی ہیں، ہر حلقے کے ایم این ایز اور ایم پی ایز کو یہ پتہ ہونا چاہیئے کہ میرے حلقے میں کیا مسائل ہیں؟ گروپ بندی ہے یا کوئی اور ایشو ہے، تو اس میں تمام جتنے بھی انتظامی امور کے آفیسرز ہیں، ہر ایم این اے، ایم پی اے کو چاہیئے کہ وہ ان کو مطلع کریں اور ان کو کہیں، چاہے وہ آر پی او ہو، ڈی پی او ہو، کمشنر ہو یا ڈپٹی کمشنر ہو اور وہ اس لئے وہاں پر بیٹھے ہیں اور کروڑ کروڑ کی گاڑیوں میں گھومتے پھرتے ہیں اور بادشاہت اور فرعونیت کی زندگی گزارتے ہیں، ان کو چاہیئے کہ کیوں ایک قیمتی جان ضائع ہو گئی ہے؟ سپیکر صاحب، یہ نہ میں ادھر کی بات کرتا ہوں، نہ میں ادھر کی بات کرتا ہوں، میں سیدھا بندہ ہوں سیدھی بات کرتا ہوں۔ سپیکر صاحب، ان کو چاہیئے بحیثیت ایک ایم پی اے، یہاں پر بہت سے پارلیمنٹیرین بیٹھے ہوں گے کہ جب کسی ڈی پی او کو، میں اپنے ضلع کی بات نہیں کرتا ہوں، اگر کسی اور ضلع میں کام پڑ جائے تو یہی ڈی پی او، ڈی سی، کمشنر ہم سے بات بھی نہ کرنا چاہتے اور یہی ڈی پی او جب آپ اس کو اوایس ڈی کرتے ہو، تو سی ایم گیٹ کے سامنے یہ سہ روزہ، چھ روزہ اور دس روزہ لگاتے ہیں اور پھر جب جاتے ہیں تو فرعون بناتے ہیں اپنے آپ کو۔ سپیکر صاحب، میری ریکویسٹ ہے کہ جو کوہاٹ میں مسئلہ ہوا ہے، کرم میں مسئلہ ہوا ہے، اس کے لئے آپ رولنگ دیں، کمیٹی بنائیں اور اس میں پارلیمنٹیرین کو ڈال دیں، اگر اس ملک کو یہ بچا سکتے تھے یہ بیوروکریٹس تو بچا لیتے پھر ہماری کیا ضرورت؟ سپیکر صاحب، کمیٹی بنائیں، آپ رولنگ دیں، اس پہ تین دن کا ٹائم دیں، اس میں پارلیمنٹیرین ڈال دیں، اس میں ایم این

ایز کو Involve کریں، لوکل کمیونٹی کو Involve کریں، خیبر پختونخوا میں پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہے سپیکر صاحب، یہاں پر مینارٹی اور میجارٹی میں کوئی فرق نہیں ہے، ہمارے صوبے میں کوئی سنی رہتا ہے، شیعہ رہتا ہے، ہندو رہتا ہے، سکھ رہتا ہے، جو بھی ہے، ہمارے لئے قابل احترام ہے اور قابل قدر ہے ہمارے لئے، تو سپیکر صاحب، آپ سے میری درخواست ہے کہ جو جو ان میں انتظامی امور کے آفیسرز ہیں، آپ رولنگ دیں، پہلے تو ان کو Suspend کریں، آپ رولنگ دیں اور سی ایم صاحب کو بھیج دیں کہ وہ فوراً اُدھر اسٹیبلشمنٹ میں آکر رپورٹ کریں اور پھر ان پہ انکوائری میں یہاں پر اسمبلی کے رحمان بابا ہال میں بلائیں، آپ Chair کریں اور اس کے بعد آپ دیکھیں، ہمارا مقابلہ کس کے ساتھ ہے؟ ہمارا مقابلہ دہشت گردوں کے ساتھ ہے، جب میں گھر سے نکلتا ہوں تو مجھے پتہ نہیں ہوتا، جب میرا دوسرا بھائی ڈی آئی خان میں، بنوں میں، کرک میں، سوات میں، مانسہرہ میں، پورے صوبے میں جب ہمارے ممبرز نکلتے ہیں تو وہ سپیکر صاحب، وہ واپس جانے کا سوچ ہی نہیں سکتے ہیں، تو ہم جب مقابلہ کریں گے، سوچ سے کریں گے، عقل سے کریں گے، ہم مقابلہ کریں گے اللہ کے فضل و کرم سے لیکن جو نہ آپ جا سکتے ہیں، نہ بندوق اٹھا سکتے ہیں، نہ میں بندوق اٹھا سکتا ہوں نہ یہ معزز ممبران جو ہیں یہ بندوق اٹھا سکتے ہیں، جن کا بندوق اٹھانا کام ہے وہ بندوق اٹھائیں گے، وہ فرعونیت کی زندگی کو ذرا Degrade کریں، مہربانی کریں سنیں، ممبران بھی سنیں، آج کل ہمیں پتہ ہے کہ ممبران کی کون سنتا ہے اور کون نہیں؟ تو اس میں جو تمام اضلاع جتنے بھی، کرم میں ہوئی ہے بات، کوہاٹ میں ہوئی ہے بات، ان کو لے آئیں، یہاں پر بٹھا دیں اسمبلی میں، میری درخواست ہے لیکن سپیکر صاحب، ہم نے جو مقابلہ کرنا ہے تو ہم نے عقل سے، دماغ سے کرنا ہے اور جو ہمارے دشمن ہیں، جو اس پاک سرزمین کے دشمن ہیں، وہ الحمدللہ پاکستان تحریک انصاف کے ورکر سے لے کر ایم این اے، ایم پی اے کے دشمن ہیں کیونکہ واحد ہی تحریک انصاف ہے کہ ہم لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ پہ Believe کرتے ہیں۔ شکریہ، تھینک یو۔

<u>Mr. Speaker:</u> Honorable Minister for Law.

<u>جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون):</u> شکریہ جناب سپیکر، کرم کے حوالے سے معزز ممبر عبدالہادی صاحب نے بات کی اور پھر کوہاٹ ہنگو روڈ کے حوالے سے شفیع جان صاحب نے بات کی، جو ہمارے کوہاٹ سے ایم پی اے ہیں۔ جناب سپیکر، کرم کا جو ایشو ہے، یہ Initially زمین کا تنازع ہے، دو Groups یا دو تین گاؤں ایک سائڈ سے ہیں، دو تین گاؤں دوسری سائڈ سے ہیں لیکن بدقسمتی سے اور یہ پہلی بار نہیں ہو رہا، یہ تقریباً کہیں دہائیوں سے وہاں پہ یہ ایشو بنا ہوا ہے، یہ Initially جب یہ آپریشنز وغیرہ Launch کئے گئے After 'Nine eleven' تو جب وہاں سے نقل مکانی کی گئی تو کچھ گروپوں کی طرف سے کچھ زمینوں پہ قبضے ہوئے، تو اس کے نتیجے میں جب لوگ واپس گئے، وہاں پہ Re-allocate کئے گئے تو یہ Tension اسی دوران سے جاری ہے اور Time to time اس کو مطلب اس میں تیل ڈال کر تو جن کے مقاصد ہوتے ہیں، جو امن نہیں دیکھنا چاہتے، تو وہ عناصر جو ہیں وہ اس کو ہوا دیتے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ Initially land issue تھا لیکن بعد میں یہ Transform ہوا Sectarian میں کیونکہ وہاں پہ آپ کو پتہ ہے کہ ہمارے اہل تشیع بھائی اور اہل سنت دونوں Ethnicities وہاں پہ ہیں، Sectarian کا ایشو ہے اور یہ میں آپ کے نالج میں لاتا چلوں کہ پورے روڈ پہ Toward Kohat آپ اگر آتے ہیں تو ہنگو میں بھی اور کوہاٹ میں

بھی کچھ پارٹ میں یہ کچھ علاقوں پہ اہل تشیع ہیں اور کچھ علاقوں پہ اہل سنت ہیں، تو مقصد کی بات یہ ہے کہ جب یہ Land issue بڑھا، حالانکہ سی ایم صاحب کے ساتھ معزز ہمارے عبدالہادی صاحب جو ہمارے ممبر صاحب ہیں، ان کی بھی میٹنگ ہو چکی ہے، اس میٹنگ میں ہم بھی موجود تھے اور باقاعدہ طور پر ایڈمنسٹریشن کو پولیس کو چونکہ کوہاٹ ڈویژن ہے، تو کوہاٹ کے ڈی آئی جی کو، آر پی او کو اور کمشنر صاحب کو باقاعدہ انسٹرکشن تھی کہ معاملے کو کنٹرول کیا جائے، تو جتنا ہو سکا ہماری پولیس کی طرف سے جناب سپیکر، یہ جو گزری ہوئی رات ہے، تقریباً تمام مورچے دونوں سائڈ سے جہاں سے فائرنگ ہو رہی تھی، جہاں سے لوگ مورچہ زن تھے، تو وہ ہماری سیکیورٹی فورس، پیراملٹری اور پولیس کی مدد سے وہ Capture کئے جا چکے ہیں اور وہاں پہ جو بڑے ہیں، انہوں نے بھی Role play کیا، Political figures نے بھی Role play کیا اور دونوں سائڈوں سے تو معاملہ ابھی میرے خیال میں وہ Cool down ہو چکا ہے لیکن معاملہ صرف روڈ پہ وہ لوگ، وہ عناصر بنا رہے ہیں جو کہ دونوں طرف سے نہیں چاہتے کہ یہ امن قائم ہو۔ جس طرح شفیع جان نے آپ کو بجا فرمایا کہ کچھ نامعلوم لوگ تھے جو کہ کوہاٹ کے ایریا میں وہ روڈوں پہ نکلے ہیں اور انہوں نے لوگوں کو مشتعل کیا اور ورغلایا اور روڈ بند کیا اور نہ صرف ایک بار بند کیا بلکہ بار بار دو تین بار بند کیا، تو اس حوالے سے میری بھی بات ہو چکی ہے اور آر پی او صاحب سے بھی اور ابھی تو چونکہ روڈ کھلا ہے اور ان عناصر کے خلاف ایکشن بھی ہو گا ایف آئی آر Already launch ہو چکی ہے اور اس حوالے سے ان شاءاللہ ہم دیکھتے ہیں، چیف منسٹر صاحب سے بات ہو گی، اگر راستے پہ کوئی ایشو ہے اور وہاں پہ مریض ہیں جو کہ ہمارے نوٹس میں ہیں کہ وہاں پہ زخمی پڑے ہوئے ہیں، تو زخمیوں کو ان شاءاللہ منتقل کیا جائے گا کوہاٹ کے ہاسپیٹلز میں یا پشاور کے ہاسپیٹلز میں، اور اگر ضرورت پڑی تو ان کو Aerial service provide کی جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر، یہ دیر لوئر کی بات کی گئی ہے، ہمارے فاضل دوست کی طرف سے، تو میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر، یہ سارے Scenario میں اگر ہم دیکھیں، ہمارے کنڈی صاحب نے بھی تنقید کی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ فیڈرل گورنمنٹ میں ان کی پارٹی کی حکومت ہے اور جناب سپیکر، پولیس Train ہوتی ہے Crimes کو Curtail کرنے کے لئے، Crimes کو روکنے کے لئے نہ کہ دہشت گردی کو روکنے کے لئے، دہشت گردی کے لئے Train ہوتی ہیں ہماری ملٹری فورسز، ہماری سیکیورٹی ایجنسیز اور فورسز، تو جناب سپیکر، وہ آتی ہیں ہماری فیڈرل گورنمنٹ کے Under جو کہ بارڈرز کو بھی کنٹرول کرتی ہیں جو کہ Internal وہ سیکیورٹی جو کہ دہشت گردی کے حوالے سے ہوتی ہے، وہ بھی کنٹرول کرتی ہیں، تو جناب سپیکر، ان کو بھی چاہیئے کہ اپنا Role play کریں جو کہ ان کے پارٹ پہ ہو، فیڈرل گورنمنٹ کے پارٹ پہ ہو، تا کہ ہمارے علاقوں میں امن بحال ہو سکے اور وہ عناصر جو ہمارے علاقوں میں امن نہیں چاہتے، امن نہیں دیکھنا چاہتے تو وہ Discourage ہوں۔ جناب سپیکر، اس کے ساتھ ساتھ جو دیر لوئر کے حوالے سے Missing persons کی بات کی گئی تو ان شاءاللہ وہ بھی اپنے فاضل کیبنٹ ممبر کے ساتھ، سی ایم صاحب کے نوٹس میں ان شاءاللہ لائیں گے اور جو بھی عناصر اس میں Involve ہیں، تو میری استدعا ہو گی، آپ کی طرف سے بھی رولنگ آنی چاہیئے کہ ان کی جو کہتے ہیں قلع قمع ہونا چاہیئے، ان کو Discourage کرنا چاہیئے کیونکہ جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے صوبے کے لوگ Already اس لحاظ سے کافی

Suffer کر چکے ہیں، کافی متاثر ہوئے ہیں، چاہے وہ Financially ہو، چاہے وہ جانی اور مالی ہو، تو میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر، یہ سلسلہ ابھی بند ہونا چاہیئے، یہ ڈالر کمائی والے جو سلسلے تھے، میرے خیال سے یہ لوگ کافی کما چکے ہیں، جو ہمارے اندرونی بھی ہیں اور بیرونی بھی ہیں جو کہ اس علاقے میں ہمارے صوبے میں، ہمارے ملک میں امن نہیں چاہتے، ہمارے ملک میں امن نہیں دیکھنا چاہتے اور جو انڈسٹری ہے، اس کو ایک War industry کی طرح وہ دیکھنا چاہتے ہیں اور ڈالر کمانے کے درپے ہیں، تو میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے میرے چیف منسٹر صاحب اور میری کیبنٹ بھی واضح کر چکی ہے، میرا لیڈر بھی واضح کر چکا ہے کہ کوئی آپریشن نہیں ہوگا جب تک کہ اسمبلی کو اعتماد میں نہ لیا ہو۔ تو بہت شکریہ جناب سپیکر۔

جناب ہمایون خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے ہمایوں خان قصہ پھر شروع ہو جائے گا، ایک بات کریں گے جی۔ ہمایوں خان کا مائیک On کریں۔

جناب ہمایوں خان: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔ منسټر صاحب، داسې ده چې تاسو خبره اوکړله او کنډی صاحب هم خبره اوکړله، نو مونږ له يو واضحه پاليسی پکار ده، د سټيټ د چلولو د پاره ښکاره پاليسی ده، په ټوله دنيا کښې ده، په ټول ملک کښې ده، په ټول دنيا کښې داسې ده چې د ملک دننه د امن و امان ذمه داری د پوليس ده، په پوليس کښې شل محکمې جوړې شوې دی، سی ټی ډی ورته وائی (Counter Terrorism Department) دے، نو د دوئ کار هم د دغه دهشت گردو خلاف کارروائی ده، هغه Well equipped دی، Well trained دی، که د هغوی ټريننگ کم وی نو هغه دې زيات کړے شی، هغې کښې نور FRPs دی او Elite Force دی فلاں فلاں، زه وايم چې صرف د Arm Forces چې کوم دی، زمونږه ملټری ده، په هغې کښې چې څومره Wings دی جناب سپيکر، د آرمی يو Role دا دے چې هغه به يا په بارډر وی يا به په چهاؤنی کښې وی، که د چهاؤنی نه هغه بارډر ته ځی نو پوليس به هغه Inform کوی نو هغه به ورله روډ جوړوی څکه چې په دی آړ کښې که د فوجی د گاډی پشان يو بل سړے ورله رنگ ورکړی او بل سړے وردی واخلی او هغه په يو چيک پوسټ باندې ځی، د پوليس په چيک پوسټ باندې ځی، د آرمی په چيک پوسټ باندې ځی، چې هغه ځان بلاسټ کړی نو د هغه څه پته ده چې يره دا د آرمی والا دے که دا دهشت گرد دے؟ زه وايم چې د دې يو Clear cut policy دا ده چې زمونږه ده ملټری ذمه داری دا ده چې دا دې د بارډر نگرانی اوکړی، په بارډرونو باندې خو نن سبا باړ هم لگيدلے دے او په چهاؤنی کښې اوسيږی، کله چې دے چهاؤنی نه چې بارډر ته ځی او Movement کوی نو د دوئ پروټوکول دا دے چې دا به د پوليس په نگرانئی کښې ځی، پوليس به ورله روډ جوړوی، پوليس ته به پته وی چې په دې ځائې باندې دا فوجی گاډے ځی، زما صرف دغه وضاحت وو چې يره دا د پوليس کار دے۔

جناب سپیکر: یہ انہوں نے جو بات Point out کی ہے تو یہ قابل غور بات ہے۔ ملک لیاقت کا مائیک On کریں۔

جناب لیاقت علی خان (معاون خصوصی بہبود آبادی): شکريه سپيکر صاحب، ستاسو ټائم نه اخلمه، ستاسو د خبرې نه مې مخکښې جرات د دې د پاره اوکړو چې زمونږه ډير محترم ملگرے چې مونږه هغه د سره نه په اپوزيشن کښې حساب کړے هم نه دے، مونږه ئے د ځان سره حسابؤ، اکثر مثبت

خبرې کوی، نو مونږه ئے د مثبت خبرو تائید هم کوؤ خو د دوئ نه دا تپوس کومه چی مخکښې زمونږه په دې فیډرل کښې چې ګورنمنټ ووه، درې کاله، نو چرته یوه دهماکه شوې ده، یو خودکش شوے دے، یو ټیلیفون چاته شوے دے؟ (تالیاں) په هغه ټائم کښې ولې نه کیدل؟ دا ټول د دغه څائیږی خبرې دی، ډرون هیڅ قسمه څه داسې څه خبره نه وه راغلې، اوس که فرض کړه دوئ دا خبره کوی نو د صوبې د صوبائی ګورنمنټ څه پولیس ورسره دی، زمونږ مشر دا خبره ټهیک اوکړه خو په دېکښې دا کوم څه چې جوړ دی نو دا یواځې دا صوبه نشی کنټرول کولے او که دا وائی چې تاسو مراعات اغستلی دی نو د دوئ خو وزیر اعظم هم مراعات اخلی، د هغه خو هم صوبه په پاکستان کښې ده، د دوئ خو ګورنر هم مراعات اخلی، د هغه خو هم په دې صوبه کښې اختیار دے نو پکار ده چې تلے وے کنه، نو د دوئ څوک تلی دی؟ زما وزیر اعلیٰ خو بیا هم تلے وو بنوں ته، نو د دوئ چرته څوک راغلے دے؟ صرف تنقید کولے شی، تنقید نه چی یوه ګوته بل ته نیسی نو څلور څان ته څی، که فرض کړه د دوئ وزیر اعظم راغلے وی او چرته ئے د چا په سر لاس ایښودلے وی خو ټهیک ده، بیا دې تنقید اوکړی، خو ګوره که داسې تنقید کوی نو مونږه تر اوسه پورې خبرې مثبت اغستلې دی او که دے تنقید برائے تعمیر کوی، مونږه ئے مرسته کوؤ خو که تنقید برائے تنقید کوی، نو دا ګورنر صاحب هم د دغه علاقې دے، دے به هم لږ ورغلے وے چرته د یو چا خواله او دغه وزیر اعظم به هم ورغلے وے کنه (تالیاں) نو چې هغه نه راځی نو تنقید دلته چې بیا کیږی نو بیا د اسمبلئی ماحول به خامخا خرابیږی جی، دغه یو څو خبرې مې کولې ستاسو نه بخښنه غواړم، مهربانی او کمیټی ورله جوړه کړئ چې بالکل پوزیشن Clear شي۔ مننه کومه۔

جناب شاہ ابو تراب خان بنگش:: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اس طرح ہے، °ہ خبرہ او کا°ہ تا، °ہ د°اووئیل؟

جناب شاہ ابو تراب خان بنگش: کو نسچز کمیٹی بنائیں پارلیمینٹیرین کو ساتھ لے کر، یہ جن کی غفلت ہے تو ان کو ٹھکانے لگادیں۔ سر، پتہ ہے کہ بار بار اس طرح کے معاملات اچھے نہیں ہیں کہ ہر ضلع میں ایسی بدامنی ہو اور ہم اس کو کنٹرول نہ کر سکیں۔ سر، بس یہی میری ریکویسٹ ہے کمیٹی کی، سر، رولنگ دیں اور۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، ایک بات آپ سمجھ لیں، حکومت کوئی بھی ہو، سیاسی حکومت کو لوگوں نے اور کام کے لئے منتخب کیا ہوتا ہے ناں، ان کو بندوقیں تو پبلک نے نہیں دی ہوتیں۔ اس ملک کے اندر بہت سارے ادارے ہیں، کچھ فیڈریشن کے نیچے ہیں، کچھ پراونسز کے نیچے ہیں، بہت ساری جگہوں پہ فیڈریشن اور پراونسز کے ادارے مل کر کام کرتے ہیں۔ اس دن یہاں پہ ہماری بات ہوئی تھی، میں نے پراونشل گورنمنٹ کو Suggest کیا تھا کہ آپ کمیٹیاں بنالیں، ہر ڈویژن کی سطح پہ بنالیں کیونکہ Law and Order کی Situation مختلف ڈویژنز میں بہت تیزی سے Arise ہو رہی ہے، اس کا ذمہ دار سیاستدان نہیں ہے، یہ آپ ذہن میں رکھیں، یہاں آپ کیوں ایک دوسرے کے پیچھے بات کرتے ہیں؟ آپ کی ذمہ داری ان کو Overlook کرنا اور اگر کوئی ناکامی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں ان کو کہنے میں عار نہیں ہونی چاہیئے کہ وہ ڈیپارٹمنٹ کے End پہ ہے، ہم کیوں باتوں کو پھر

گول مول کر جاتے ہیں؟ کم از کم پبلک کو بتانا تو ہمارا کام ہے، پبلک کو بتائیں تو سہی کہ بھائی یہ ہمارے End پہ نہیں ہے یہ بات، تو میرا خیال ہے کہ ادھر سی ایم صاحب بھی گئے، ادھر اداروں کی ڈسٹرکٹ کی سطح پہ کمیٹی بھی قائم ہو گی، جو اپنا کام بھی کر رہی ہے، اسی طرح جو ہم نے Suggest کیا تھا، تو باقی ڈویژن کی سطح پہ بھی اور باقی جگہوں پہ بھی میرا خیال ہے کمیٹیاں قائم ہو گئی ہیں۔ اسی طرح گورنمنٹ Ensure کر لے گی کہ باقی جگہوں پہ بھی جہاں Unrest ہے وہاں پہ یہ کمیٹیاں قائم ہو جائیں، تو اداروں کے درمیان اور منتخب قیادت کے درمیان فاصلے بھی کم ہو جائیں گے، ایک ٹیبل پہ بھی بیٹھ جائیں گے، ایک دوسرے کے مسائل کو بھی وہ سمجھ لیں گے اور چیزوں کے حل نکل آئیں گے، جس نے ایک Step back کرنا ہو گا تو وہ Step back بھی کر لے گا، تو اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ میرا خیال ہے اس پہ کافی ڈسکشن ہو گئی ہے اور آنریبل لاء منسٹر نے بھی اس پہ اچھا Response دیا ہے، اب دو قرار دادیں ہیں، وہ لے لیں۔ اکرام اللہ غازی کی ایک قرار داد ہے اور ایک اور مسئلہ آ گیا، اچھا بولیں۔

جناب ہمایون خان : بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر صاحب، بس دے نورې مسئلې خو اوشولې جی، زما په حلقه کښې ملاکنډ یونیورسټی ده جی، یونیورسټی آف ملاکنډ او هزاره یونیورسټی په یو ورځ باندې جوړه شوې ده په نومبر 2001ء کښې، ستاسو توجه به غواړو جی، زه د هغې حلقې منتخب نمائنده یمه، دا زما دویم Tenure دے، زه تاسو ته وئیلے شم چې یره ما یو کلاس فور سړے په دې یونیورسټۍ کښې نه دے بهرتی کړے، زما چې کله هم د وائس چانسلر سره میټنګ وی نو زه ورته وایم چې یره د یونیورسټۍ کوالټی دې ښه شی، په ټوله دنیا کښې چې کله ایشوز راځی نو هغه غټې غټې ایشوز خلق یونیورسټو ته اوړی، لکه د Terrorism راځی، د Environment راځی، د بلې راځی، نو په یونیورسټو کښې ښه سکالرز وی، قابلان خلق وی چې هغه په یونیورسټو کښې د هغې نه څه راوباسی، نو دا اوس د دې وجه څه ده؟ په یو ځائے کښې که کله خودکشۍ کیږی نو هغوی هم یونیورسټو ته خلق اولیږی، پارلیمنټ والا هغوی ته اولیږی چې بهائی مونږ له Input راکړئ چې یره دلته کښې هغه خودکشۍ ولې کیږی؟ نو په هغې باندې د یونیورسټۍ Criminology department، نور سوشل ورک ډیپارټمنټ هغه پرې کار اوکړی او هغه چې کوم دی نو بیا کیبنټ ته او حکومت ته راوړی، په هغې باندې کار کوی۔ جناب سپیکر، د بدقسمتۍ نه زمونږه ټوټل یونیورسټۍ اکثر داسی دی چې دوئ اوس ځان له خپل رولز جوړ کړی دی،د ګریډ انیس ، د ګریډ بیس، د ګریډ اکیس او د ګریډ بائیس د پاره، زه د کلاس فورو خبرې نه کوم جناب سپیکر، زمونږ په یونیورسټۍ کښې یو اشتهار شوے دے جی د ګریډ اتهاره، انیس، بیس او د ګریډ اکیس د پاره سات کسان غواړی، د ګریډ بیس سوله کسان، د ګریډ انیس چوده کسان او د ګریډ اتهاره د پاره نو کسان، دا ټول اکتیس کسان چې کوم دے نو دوئ به یا Promote کوی یا به ئے Select کوی، د هغوی د پاره دوئ چې کوم اشتهار لګولے دے، دا خبره ډیره Technical ده، په اشتهار کښې د دوئ سره چې کوم د هغوی خلق دے چې څوک دوئ ګریډ انیس او ګریډ بیس ته هغوی Promote کوی،د هغوی نومونه تاسو ته ښودلے شمه چې د هغوی سلیکشن بورډبه دو تین، چار اګست باندې کیږی، زه تاسو ته نن، زما سره په ریکارډ شته چې هغه درې کسان به هغې ته Promote

کوی د هغوی له پاره څه Illegibility ایښودې ده ،په اشتهار کښې دا ورکړی دی چې کوم یو سړے لکه د کمیسټرئ چې هغه پی ایچ ډی کړی ده او په کیمسټرئ کښې په پی ایچ ډی کښې بیا هغه په فلانی څیز باندې ریسرچ کړے دے نو چې د ده کوم خوښ سړے دے نو هغه ئے پکښې Mention کړے دے، د هغه د پاره ئے یو لاره هواره کړې ده جناب سپیکر، لکه مثال په طور چې یره خوشحال خان خټک باندې چا پی ایچ ډی کړې ده، د خوشحال خان خټک په هغه Aspect باندې چې چا پی ایچ ډی کړې ده چې هغه Specific دغه وی یا په شاعرئ باندې یا په بل باندې، نو دا ئے هغه خپل سړی د بهرتی کولو د پاره یو لار کهلاؤ کړې ده۔ جناب سپیکر، اوس زه وایمه چې د اشتهار د پاره یو Uniform policy پکار ده چې بهائی د دې د پاره د هغې میرټ څه پالیسی وی، سلیکشن بورډ دې بالکل هغه کوی۔ زه وایمه چې یره منسټر صاحب دلته کښې ناست دے، د ده سره خبره ما ډسکس کړې هم ده، زه نه څوک بهرتی کول غواړمه، نه د چا سفارش کول غواړمه، زه وایم چې Open forum ته دې داسې یو اشتهار داولیږی چې په هغې کښې د ټول پاکستان نه که هغه د سندهـ دے، که هغه د بلوچستان دے، که هغه د کشمیر دے، که هغه پنجابے دے، که هغه سندهے دے، که هغه عیسائی دے، که هغه هندو دے، خو چې قابل استاد ما له راشی، زما بچو ته به سبق وائی، هغه به قابلان شی۔ جناب سپیکر، د دې د پاره زه کم ازکم دا وایم چې یره منسټر صاحب یا نور چې څوک ذمه دار وی چې د دې جواب راکړی چې یره د دې اشتهار کښې دې Specific د کومو کسانو د پاره دغه شوې دی، زه د کسانو نومونه تاسو ته اخلم ،د ګریډ اکیس د پاره زه د مخکښې نه خبره تاسو ته کوم، ډاکټر منظور به په دې باندې بهرتی کیږی، دا څه شے چې ایښودلے دے Criteria، دا هلته کښې ډاکټر منظور دے دا ئے د هغه د پاره Criteria ایښودلې ده، د ګریډ بیس د پاره ډاکټر نجیب نوم ئے دے، د هغه بهرتی به پرې کیږی، د ګریډ انیس د پاره ډاکټر مراد چې کوم دے دا به بهرتی کیږی، دا تاسو ته ما مخکښې خبره اوکړه، نو که زه دروغ وایم که دا خلق بهرتی نه شو نو بیا به خو ټهیک وی (تالیاں) خو که دغه سړی بهرتی کیږی او د هغوی د پاره کومه Criteria specificپه پی ایچ ډی کښې چې کوم دے نو هغه یو خاص برانچ ته تلی دی چې چا په دې څیز کښې پی ایچ ډی کړې ده نو هغه به بهرتی کیږی۔ زه وایم چې منسټر صاحب دې دا اشتهار۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا جی۔ آنریبل منسٹر صاحب۔

جناب ہمایون خان: زہ وایم چ°منس°ر صاحب دا اشتہار Null and void ک°ی، دا خلق Already کارکوی، دوہ در° میاشیہ°د° لیہ° شی خیر دے، دا اشتہار د° دوبارہ او ک°ی، پہ اشتہار ک°°د° تصحیح او ک°ی او°ہ خلق د°راشی چ°هغه هر°وک وی۔ °یرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا، شکریہ جناب۔ آنریبل منسٹر، ہائر ایجوکیشن جی، اسی موضوع پہ کوئی بات ہے، وہ دوسری بات ہوگی ناں، ان کی بات کا جواب دے دیں۔ خیر ہے وزیر صاحب ادھر ہی ہیں، آپ کی بات کا بھی جواب دیں گے۔

جناب مینا خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ بہت شکریہ سر۔ آنریبل ایم پی اے صاحب آج میرے آفس آئے تھے اور انہوں نے اس ایشو کے بارے میں Identify کیا اور میں نے اسی موقع پہ وائس چانسلر کو کہا کہ اس کے متعلق

آپ مجھے رپورٹ کریں کہ یہ آپ نے کیوں ایسا کیا ہے؟ لیکن تھوڑا میں پس منظر بھی آپ کے سامنے رکھ دوں کہ یہ سلیکشن بورڈ جو ہے یہ کافی ٹائم سے Delay ہوتا آرہا ہے، تقریباً دو سال یا اس سے زیادہ عرصہ ہوا، مختلف ادوار میں اس کے اوپر پابندیاں لگیں، Ban لگا اور یہ نہیں ہوئے، Last time جب چیف منسٹر صاحب کی طرف سے تمام ریکروٹمنٹس کے اوپر Ban تھا، اس وقت انہوں نے این او سی کے لئے Apply کیا اور پراونشل گورنمنٹ کی طرف سے، سی ایم صاحب کی طرف سے اس کے لئے این او سی جاری ہوا، اس کے جو تین چار جگہوں کی نشاندہی کی گئی، یہاں پہ انہوں نے بالکل Specify کیا ہوا ہے کہ Chemistry, Polymer Chemistry یا اسی طرح Political Science تو Development Political Science یا اسی طرح جو اور بھی کافی دو تین سبجیکٹس ہیں، تو اس کے متعلق میں پوچھ کر، اور میں ایم پی اے صاحب کو بتادوں گا کہ اس کی کیا Reason ہے، کیا وجہ ہے؟ لیکن ایک چیز ہے کہ صرف ایک وائس چانسلر سلیکشن بورڈ کے اندر نہیں بیٹھا ہوتا، وائس چانسلر کے علاوہ رجسٹرار بیٹھا ہوتا ہے اس سلیکشن بورڈ کے اندر، External ایک یونیورسٹی کا نمائندہ بیٹھا ہوتا ہے، ایک سبجیکٹ اسپیشلسٹ بیٹھا ہوتا ہے، ہائر ایجوکیشن کمیشن کا ایک نمائندہ بیٹھا ہوتا ہے، پبلک سروس کمیشن کا ایک نمائندہ بیٹھا ہوتا ہے، تو یہ ہے کہ ایک بندہ پورے بورڈ کو Influence نہیں کرسکتا نمبر ایک۔ نمبر دو، اگر ایک Discipline کو Specify بھی کیا ہوا ہے تو ضروری نہیں ہے کہ اس سبجیکٹ کے اندر وہ اکیلا بندہ جو ہے اس نے پی ایچ ڈی کی ہے یا ایم ایس کیا ہوا ہو یا پوسٹ ڈائریکٹوریٹ کیا ہوا ہو کیونکہ پورے پاکستان سے لوگ اس کے لئے Apply کرسکتے ہیں اور Already apply کیا ہوا ہے، تو یہ ہے کہ ایک Competition کا ماحول ہوگا اور باقی گورنمنٹ کی اس کے اندر کوئی Interference نہیں ہے، حکومت کی یا میری منسٹری کی کوئی Interference نہیں ہے، وہ ایک Autonomous body ہے اور Autonomous Selection Board ہے لیکن جو انہوں نے نشاندہی کی ہے، میں نے Already وائس چانسلر سے پوچھا ہے اور ان شاءاللہ وتعالیٰ ان سے جواب لے کر میں آنریبل ایم پی اے صاحب کے ساتھ شیئر کردوں گا۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: جی ہمایون خان۔

جناب ہمایون خان: جناب، اس طرح ہے، میں نے منسٹر صاحب سے بات کی ہے اور یہ بالکل Related ہے یونیورسٹیوں کے ساتھ اور اس کی کارکردگی بھی اچھی ہے، میں اس کی اس پہ شک نہیں کرنا چاہتا، جو بھی سلیکشن بورڈ ہوتا ہے تو اس کو ایک پیپر دیا جاتا ہے کہ اس کیلئے فلاں فلاں چیز کے اتنے نمبر ہوتے ہیں، فلاں کے اتنے ہوتے ہیں، فلاں کے اتنے نمبر ہوتے ہیں، تو جو ان کا پسندیدہ بندہ ہوتا ہے، جو انہوں نے Select کرنا ہوتا ہے، ان کیلئے انہوں نے راستہ کھولا ہوتا ہے۔ میں نے تو پہلے بھی آپ کو نام بھی بتا دیئے کہ فلاں فلاں بندہ اس پہ پورا اترے گا اور اس میں ایک اور چیز ہوتی ہے کہ اگر فلاں نے کسی اور چیز میں کی ہے، تو اس کے نمبر Minus ہوسکتے ہیں، فرض کریں دس نمبر اس کے Relevant کے لئے ہیں اور دس نمبر یا پانچ نمبر اس کے Minus بھی جاتے ہیں، میرے پاس ایک Precedent ہے، یونیورسٹی کا ریکارڈ دیکھ لیں۔ اچھا، ادھر جی ایک، جو جو بندے ان کو چاہئیں اور جن کی Qualification اس کے مطابق ہوتا ہے تو وہاں پہ ان کو Promote یا Select کیا جاتا ہے۔ جناب سپیکر، ادھر بتیس (32)

ڈیپارٹمنٹس ہیں، میں یونیورسٹی کے ساتھ بہت زیادہ Related ہوں، ادھر بتیس(32) ڈیپارٹمنٹس ہیں، ادھر آرکیالوجی ایک ڈیپارٹمنٹ ہے، آرکیالوجی ڈیپارٹمنٹ میں کوئی بھی بندہ ان کا Permanent نہیں ہے، اس کا چیئرمین بھی نہیں ہے، فزکس کا جو چیئرمین ہے، وہ وہاں پہ بھی ڈیوٹی کرتا ہے، اس کا بھی کرتا ہے، تو Kindly اس کو تو ہونا چاہیئے تھا کہ آرکیالوجی کیلئے Open merit پہ بندہ لے لیں اپنا، کہ ان بندوں کو پڑھائے۔ میں منسٹر صاحب سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ ذرا ڈیٹیل کے لئے وائس چانسلر کو یہاں بلائیں، میرے سامنے بٹھائیں، میں بھی بیٹھوں گا، ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے یا جو آپ کے جو بندے ہیں، ایک Uniform policy ہونی چاہیئے ہر ایک یونیورسٹی کیلئے، اس طرح نہیں ہے کہ یہ ایک Autonomous ہے مگر Autonomous سے زیادہ یہ بادشاہ بن گئے ہیں، مجھے پتہ ہے کہ اس وائس چانسلر نے اپنے بھائی ڈاکٹر افتخار کو گریڈ بیس سے گریڈ بائیس پہ پچھلے Selection Board میں Select کیا ہے، یہ تو On the record ہے، یہ چیزیں جناب سپیکر، میں اس لئے کہتا ہوں کہ خدا کیلئے اس کو ذرا Deep دیکھ لیں، میں کسی کی بھی سفارش نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے ہمایون خان۔ وزیر محترم بیٹھے ہیں، انہوں نے سن بھی لی ہے، یہ ساری بات۔ سر، آپ اس کو دیکھ لیں اور ہمایون خان صاحب کے ساتھ دفتر میں بھی بیٹھ جائیں، ان بندوں کو بھی موقع دے دیں۔ ٹھیک ہے؟ دیکھیں یہ جب بھی۔ جی منسٹر صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں ایک چیز ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں، باقی تو جیسے میں نے کہا اور آپ کی خدمت میں فرمایا کہ میں ان سے Already بات کر چکا ہوں اور میں نے ان کے سامنے ہی وائس چانسلر کو کہا اور ان شاءاللہ وتعالیٰ میں ان کو بلالوں گا، ان کے سامنے وہ Justification دے دیں گے، اگر نہیں ہے تو جو جہاں پہ Specified ہے تو اس کا پھر ہم کوئی حل نکالیں گے لیکن ایک چیز کی Clarity بڑی ضروری ہے کہ جس اسمبلی کا ایم پی اے صاحب Last time ممبر تھے، تو یہ اس وقت کی Advertisement ہے، یہ Fresh advertisement نہیں ہے، تو میرے خیال میں اس کو اس وقت بھی Cancel کرنی چاہیئے تھی اگر اس کے اندر کوئی تھا لیکن Any how میں ایم پی اے صاحب کو بلاؤں گا ان شاءاللہ وتعالیٰ اور وائس چانسلر صاحب کو بھی بلالوں گا اور بٹھا کر اس مسئلے کا حل نکالیں گے ان شاءاللہ۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: شاہ ابوتراب، آپ کی ریزولیوشن ہے؟

قراردادیں

جناب شاہ ابوتراب خان بنگش: جی، شکریہ سپیکر صاحب۔

ہر گاہ کہ حکومت نے ستمبر 2022 میں ٹوٹل 135 ڈاکٹرز کو کنٹریکٹ کی بنیاد پر ایک سال کیلئے بھرتی کئے ہیں جو کہ ایک سال بعد ان کی ملازمت میں مزید ایک سال توسیع دی گئی ہے اور اب بھی اپنی خدمات بڑی ایمانداری اور خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہے ہیں، لہٰذا مذکورہ ڈاکٹرز کو جاب سیکیورٹی حاصل نہیں جس سے ان میں بے چینی پائی جا رہی ہے۔ مزید برآں حکومت نے

ماضی میں Covid-19 کے دوران بھرتی ہونے والے 720 ڈاکٹرز کو مستقل کیا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ دیگر ملازمین کی طرح 2022 میں کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی ہونے والے ڈاکٹرز کو مستقل کیا جائے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

اکرام اللہ غازی صاحب، آپ کی ایک ریزولیوشن ہے۔

جناب اکرام اللہ: شکریہ جناب سپیکر۔ ہرگاہ کہ سیکنڈ شفٹ اساتذہ ایک اہم فریضہ احسن طریقے سے ادا کر رہے ہیں لیکن نہ تو ان کو ٹائم پر تنخواہ مل رہی ہے اور نہ ہی قانون کے مطابق ان کی تنخواہ میں اضافہ کیا گیا ہے اور نہ ہی ان کو دوسرے ملازمین کی طرح تنخواہ بھی بینکوں کے ذریعے دی جاتی، اس لئے معزز ایوان صوبائی اسمبلی سے پرزور سفارش کرتا ہے کہ سیکنڈ شفٹ اساتذہ کی تنخواہوں میں قانون کے مطابق اضافہ کرکے بروقت ادائیگی کو یقینی بنائے اور تنخواہ کی ادائیگی بذریعہ بینک کی جائے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that a resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

یہ احمد کنڈی صاحب کا ایک وہ تھا مگر کنڈی صاحب اس کو آج نہیں لیتے، یہ Important وہ ہے۔ جناب افتخار خان جدون صاحب۔

جناب افتخار احمد خان جدون: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، میرے بھائی لغمانی صاحب نے تفصیل سے بات کی ہے سیلاب کی لیکن ان کو یہ پتہ نہیں ہے کہ حویلیاں میں کیا حال ہوگیا ہے؟ ہماری جو ندی دوڑ ہے وہ دریا بن جاتی ہے سندھ کی طرح، اس نے اتنی تباہی مچائی ہے کہ میری فیس بک بھری ہوئی ہے، ہمارا نوشہرہ پل جو ہے وہ بہہ گیا ہے۔ میں تو یہی کہوں گا اس اسمبلی سے اور آپ کی وساطت سے کہ ہمیں عارضی طور پر، جس طرح بھی ہو سکتا ہے وہ پل عارضی طور پر بنا کر دے دیں تاکہ دس بارہ گاؤں کے جو بچے سکول کو آتے ہیں ان کی مشکلات ختم ہو سکیں۔ دوسری اہم بات کہ میری تحصیل نوشیرواں میں دو مکان گر گئے ہیں اور اس میں سب زخمی بھی ہوئے ہیں، بچے بھی زخمی ہوگئے ہیں، عورتیں بھی، تو ان کا بھی ازالہ کیا جائے۔ آپ نے تو کہہ دیا ہے کہ پورے سرحد کو، KPK کو کہ اس میں ڈال دیں لیکن جدھر زیادہ نقصانات ہوئے ہیں، آپ ادھر پہلے ان پر نظر رکھیں۔ میں آپ سے یہی گزارش کروں گا اور آج کوئی بات اس کے علاوہ اور کوئی بھی نہیں کرتے ہیں، صرف سیلاب کی وجہ سے جو یہ

ناگہانی آفت آئی ہے، اس کا ازالہ کریں۔ نوشہرہ پل اور جو متعلقہ جتنی زمینیں ہیں، ان کا بعد میں ازالہ کریں، اس پل کو اور زخمیوں کیلئے فوری امداد کا اعلان کیا جائے جی، اور اعلان کا آپ ان کو مشورہ دیں اور زخمیوں کے علاج معالجہ کے لئے علاج کیا جائے۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> سلطان روم، آپ بات کرنا چاہتے تھے۔

<u>ایک رکن:</u> کورم پورا نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا جی۔ انعام صاحب، یہ Counting کر لیں جی، آپ بیٹھ جائیں سلطان روم، دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں جی، کورم پورا نہیں ہے۔ سلطان روم صاحب، بیٹھ جائیں اس وقت تک۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی جارہی ہیں)

<u>جناب سپیکر:</u> سلطان روم صاحب، آپ کے ساتھ انہوں نے بڑی زیادتی کر دی ہے، کورم پورا نہیں ہے۔

The sitting is adjourned till 02:00 P.M. Friday, 2nd August, 2024.

(اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 02 اگست 2024 بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)